لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحکیم

الهلال

تار کا پتہ "الہلال کلکتہ" ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸	ایک ہفتہ وار مصور رسالہ	Telegraphic Address, "Alhilal Calcutta" Telephone, No. 648
قیمت سالانہ ۸ روپیہ ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ	میر مسئول و محرر خصوصی احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی	مقام اشاعت ۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ کلکتہ

نمبر ۱۳ کلکتہ : چہارشنبہ ٤ جمادی الاول ۱۳۳۲ ہجری جلد ٤
Calcutta: Wednesday, Aprail 1 1914.

2.469

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half yearly „ „ 4-12

الہلال

مدیر مسئول و خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۳۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۳ — کلکتہ : چہارشنبہ ٤ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, Aprail 1 1914.

دہلی ڈیپوٹیشن

نازم فریب صلح کہ غالب زکوے دوست
نا کام رفت و خاطر امید وار بود!

بالاخر وہ ڈیپوٹیشن جسکا تذکرہ بعض اخبارات میں شروع ہوگیا تھا، ۲۵ مارچ کی سہ پہر کو ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ کے سامنے پیش ہوا :

بتوں کی دید کو جاتا ہوں دیر میں قائم
مجھے کچھ اور ارادہ نہیں خدا نہ کرے !

ایک مفصل ایڈریس کے ذریعہ مسلمانوں کی امن پسندی اور وفا داری کے میثاق قدیم کی زبان معترف اور سر اطاعت کے ساتھ تجدید کی گئی :

یقین عشق کن و از سر گماں برخیز!

ایڈریس میں اسکے سوا اور کچھ نہ تھا اور ہونا بھی نہیں چاہیے تھا :

جز سجدہ متاعے دگر از کس نہ پذیرفت
خاکے کہ ز نقش قدم او اثرے داشت !

ایک واقعی بات کے دہرا دینے میں چنداں ہرج نہیں اور ارباب محبت جانتے ہیں کہ کسی کے لب جاں بخش سے اگر ایک بار بھی جواب مہر ملنے کی امید ہو تو سودائیان عشق کو ہزار مرتبہ پکارنے سے بھی انکار نہیں ہوتا :

گو وہ سنتے نہیں پر ہم تو کسی حیلے سے
ایک دو بات محبت کی سنا آتے ہیں !

سوال عجز کے جواب میں جتنی مرتبہ نگاہ مہر کا نظارہ حاصل ہوجاے، عشق کا اندوختہ اور امیدوں کا خزانہ ہے :

یاں عجز بے ریا ہے نہ واں ناز دلفریب
شکر بجا رہا گلۂ بے سبب تلک !

تاہم موقعہ پر کوئی دل پسند شعر یاد آجاے تو ضیافت ذوق سے باز نہیں رہسکتا - مولانا فیض الحسن مرحوم عربی کے ادیب تھے - اردو کے شاعر نہ تھے - تاہم کبھی کبھی اچھے شعر بھی کہہ جاتے تھے - ایک انکا پر معاملہ شعر مجھے نہیں بھولتا :

پہلے ہی اپنی کونسی تھی قدر و منزلت
پر شب کی منتوں نے ڈبودی رہی سہی !

ڈیپوٹیشن کی طویل فہرست ہم نے کسی دوسری جگہ انگریزی معاصر دہلی سے نقل کردی ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت وسیع مجمع تھا، اور تقریباً ہر صوبے اور ہر طبقہ کے اشخاص شامل تھے - اگرچہ :

سر رشتہ در کف ارنی گوے طور بود !

خاص امتیاز کی بات یہ ہے کہ اس عطر مجموعہ میں ہر طرح کی خوشبوئیں شامل تھیں - پیران کہن سال بھی تھے، اور جوانان عہد بھی - خرقۂ زہد بھی تھا، اور قباے رندی بھی - سرہاے سجدہ پیشہ بھی تھے اور نگہ ہاے عشوہ طراز بھی - پہلے کیلیے عذر کی ضرورت نہیں - دوسرے سے اگر سوال و جواب کی ضرورت ہو تو مفتی آزردہ مرحوم کی زبانی جواب پہلے سے سن لیجیے :

میں اور بزم بادہ کشی ؟ لیگئیں مجھے
یہ کم نگاہیاں تیری بزم شراب میں

مجھے معلوم ہوا ہے کہ ممبران وفد میں سے اگرچہ صرف ۸۴ حضرات موقعہ پر جمع ہوسکے، لیکن اصلی فہرست دو سو ممبروں پر مشتمل تھی - یہ تمام لوگ ڈیپوٹیشن میں شرکت کیلیے آمادہ تھے مگر کسی وجہ سے شریک نہو سکے - البتہ صرف دو آدمیوں کی نسبت جانتا ہوں جنھوں نے شرکت سے باوجود عزم شکن اصرار کے قطعی انکار کر دیا :

بندہ را کہ بفرمان خدا راہ رود نگزارند کہ در بند زلیخا ماند

ایڈریس میں بنیاد کار یہ قرار دی گئی تھی کہ مسلمان اپنے کاموں میں مصروف تھے - یکایک ترکی کے مصائب پیش آگئے - اس سے انکے حواس مختل اور دل بے قابو ہوگئے - یہ بڑا نازک وقت تھا اور :

ہست این قصۂ مشہور و تو ہم می دانی !

لیکن با این ہمہ اختلال حواس، و پراگندگی طبع، و تعطل دماغ، و ہجوم آلام و مصائب، وفاداری و اطاعت کیشی کی " حبل المتین " انکے ہاتھوں سے نہ چھوٹی، اور جادۂ رضا و تفویض پر پورے ثبات و استقامت سے قائم رہے - گویا و اعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا - انکے نامۂ اعمال کا عنوان جلی اور دفتر عقیدت کا سرخط الہامی ہے :

شنیدہ ام کہ سگان را قلادہ می بندی
چرا بہ گردن حافظ نمی نہی رسنے ؟

جواب میں ارشاد ہوا کہ ہاں سچ ہے - اپنی نظر ہوشمند و کارداں سے یہ امر مخفی نہیں - آپ نہ کہیں جب بھی معلوم ہے :

در حضرت کریم تقاضا چہ حاجتست ؟

البتہ یہ جو کہیں کہیں " سخت الفاظ " بھی استعمال کیے گئے تو اس عرض نیاز اور قبولیت خسروی سے اُسے مستثنی کر دیجیے - ایسا نہوتا تو بہتر تھا کہ آبگینۂ عبودیت کیلیے یہ حرف گراں بھی

سخت تھے

نسیم صبح جو چھوجاے ' رنگ ہو میلا !!

یہ ایک واقعی بات تھی جو ایڈریس میں کہی گئی ' لیکن اگر آپ چاہتے تو درستی سچائیوں و صدمہ پہنچاے بغیر بھی [illegible] ہے کہہ سکتے تھے کہ مسلمانوں کی پچھلی بے چینی کا سبب اصلی صرف [illegible] کے اسلامی مطالب تھے ' محض غلط ہے ' و [illegible] مصلحت آمیز بھی نہیں ہے - مسلمان اسقدر احمق نہ تھے کہ اٹلی اور ریاست ہاے بلقان کا غصہ انگلستان پر نکالتے - ایسا کہنا خود اپنی زبان سے اپنے پاگل ہونے کا اقرار کرنا ہے - انکی بے چینی ٹائمز کے مطالب سے بھی تھی ' اور اندرونی مصیبتوں سے بھی - وہ [illegible] ایڈورڈ گرے کو اٹلی اور بلقان کے دعوے میں شریک پاتے تھے ' اور مسٹر ایسکوائتھ ایک صلیبی مجاہد کی طرح اس جنگ کو اسلام اور مسیحیت کے رنگ میں ظاہر کرتے ہوئیں صدائیں تھے - پہلے خود کہا کہ یہ جنگ جغرافیۂ سیاسی نہیں بدل سکتی پھر خود ہی " ثمرات فتح " چن چن کر معاونین کے صلیبی دامن میں پھینکنے لگے - یہ سچ ہے کہ مسیحیم خود اپنی جان کی طرح انکی بھی مدد نہ کرسکا ' اور بد بخت بلغاریا کے دامن میں فتح کا ایک دانہ بھی نہ آیا - تاہم انہوں نے تو اس چور کے لیے کوشش کی جسے وہ نہ پاسکے ' اور حق کے مقابلے میں نعرہ کی یہی علامت ہے - فهموا بما لم ینالو - و کان عاقبة امرها خسرا !

اس سے بھی بڑھکر یہ کہ کانپور کا واقعۂ خونین پیش آیا - ایک ایسی ظالمانہ خونریزی کی گئی جس کا سرخ دھبہ کبھی بھی دامن حکومت سے محو نہیں ہوسکتا - پھر کیا کانپور کی مسجد اور پیروان سلام کی خونچکاں لاشوں کا نظارہ بھی صرف " ٹائمز کے مطالب اسلامی " میں داخل ہے ؟ اور اسلیے جسقدر بے چینی مسلمانوں میں پیدا ہوئی ' کیا وہ بھی ترکوں ہی کی همدردی کی وجہ سے تھی ؟ فو یل لهم مما کتبت ایدیهم و ویل لهم مما یکسبون !

ولا تلبسو الحق بالباطل	حق کو باطل کے ساتھہ مشتبہ نہ کرو
و تکتمو الحق و انتم	اور حق کو نہ چھپاؤ حالانکہ تم سب
تعلمـــون (۲ : ۴۰)	آپ جانتے ہو !

...

ایڈریس کے جواب میں ہز ایکسلنسی نے مرحوم سر سید احمد کی پالیسی کا بھی ذکر کیا ہے ' اور ہم خوش ہیں کہ ہندوستان کے ایک بہت بڑے آدمی کا ان کے عمدہ تخاطب کے ساتھہ ذکر کیا لیکن اگر اس سے [illegible] مقصود مرحوم کی پولیٹکل پالیسی ہے تو افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارا ملک دل سے [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

ے ایسے سچے اعتراف کو سنکر ہمیں جسقدر بھی فتح مندانہ خوشی ہو وہ کم ہے - ہم ان قیمتی جملوں کی اپنے دل میں پوری محبت و وقعت محسوس کرتے ہیں -

تاہم ایک غلط فہمی جو اسکے ساتھہ ملگئی ہے ' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہز ایکسلنسی کو اسلام کے بنیادی عقائد کی صحیح خبر نہیں دی گئی - انہوں نے عقیدۂ توحید کے ساتھہ " حکمران کی وفاداری " کابھی اس طرح ذکر کیا ہے ' گویا یہ بھی مثل عقیدۂ توحید کے اسلام کا کوئی اساسی اعتقاد ہے - حالانکہ یہ صحیح نہیں اور بہت جلد اسکی غلطی انہیں محسوس فرما لینی چاہیے - اسلام کا اصل اصول صرف عقیدۂ توحید ہے - اسکے بعد اعتقاد رسالت و قرآن ' اور بعض ضروری اعمال و عبادات - " حکمران کی وفاداری " ان میں داخل نہیں ہے اور نہ تو قرآن میں بتلائی گئی ہے اور نہ احادیث میں اسے مسلمانوں کا بنیادی اعتقاد قرار دیا ہے - البتہ بعض جاهل اور خبیث روحیں کبھی کبھی کسی کو خوش کرنے کیلیے کہدیا کرتی ہیں کہ اسلام کا بنیادی اصول " وفاداری " ہے ' مگر : کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا -

بیشک " وفاداری " ہی وہ چٹان ہے جسپر اسلام کی عمارت قائم کی گئی ہے ' مگر خداے واحد کی وفاداری ' نہ کہ کسی اور کی - البتہ مسلمانوں کو امن پرستی ' اور حق کے تحفظ کے ساتھہ اطاعت کیشی کا حکم مثل اور صدہا جزئی اور عام اخلاقی احکام کے دیا گیا ہے ' مگر نہ تو یہ کوئی اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور نہ عقیدۂ توحید کی حرمت اسکو گوارا کر سکتی ہے کہ خدا کی وفاداری کے ساتھہ اسکے بندوں کی وفاداری کا ذکر کیا جاے :

صنمے در دل ما ناوسہ راہ * نعبـــــن لا نعبـــد الا ایاہ

...

بہر حال اب ان باتوں کا کون موقع ہے ؟ سوال و جواب ' شکوہ و شکایت ' اور عرض و قبول تو ہوچکا - اب بہت سے لوگ منتظر ہیں کہ دست شوق کیلیے اسکے بعد بھی کوئی مرحلہ باقی ہے یا نہیں ؟ کیا پوری رات صرف اسی میں بسر ہوجائیگی ؟

بوسـۂ لـب کـو دیــا ' کیـا کہـا

کہیے ' کچھہ بڑھنے بھی همت ہوگی ؟

بیچارے غالب کی بھی ایک رات اسی طرح سوال و جواب میں ضائع جارہی تھی - بالاخر غریب سے صبر نہوسکا اور چیخ اٹھا :

کـدشتـم از گلـہ ' در وصل فرصتم بـــادا

زبـان کوتـہ و دسـت دراز می خـــواهم !

اچھا ' کاکا یہ بھی ہوتا رہے - جو جانا چاهتے ہیں ' آپ انہیں کیوں روکیں ؟ اعتراف وفاداری میں هرج ہی کیا ہے ' اور مقصود اپنے اعتراف سے نہیں زیادہ انکا اقرار کرانا تھا - یہ بھی ہو گیا - [illegible] ہوئی ' هر گروہ کو اپنا اپنا کام کرتے رہنا چاهیے :

دو [illegible] عشق حقیقی ہیں یہ اهل نظری

هم سے [illegible] عشق [illegible] اچھا ہے

[illegible] ڈیپوٹیشن گیا اور واپس آیا - اب خدا را اسی [illegible] کو بھی اسی طرح جلد ختم کردیجیے - بے فائدہ [illegible] سے طبیعت کو الجھن ہوتی ہے - نہیں معلوم کیوں ' مگر آج جی چاهتا ہے کہ صرف شعر ہی پڑھتا رہوں :

[illegible] چہ حاجت بہشت ست ؟

دعا [illegible] کہ نرمے و امتحاں نبود

و تلک الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض و لا فسادا - و العاقبة للمتقین !

مسئلـــۂ اسـلامیـــه " لشکـــر پـــور "

صوبے کي گورنمنٹ کیلیے آخري فرصت

هز اکسلنســـی لاڑد کارمائیکــــل

بالاخر مساجد و قبور کلکته کا مسئله خطرناک حد تــک پهنچ گیا - درخواستوں سے اغماض کیا گیا' عرضداشتیں شنوائي سے محروم رهیں' مہلتیں ضائع کي گئیں اور فرصت کي قدر نه کی - گذشته تجارب سامنے هیں اور عبرتوں کی صدائیں غفلت شکن' مگر نادان انسان کي خمیر میں ٹهوکریں کهانے کے سوا کچهه نہیں هے' اور شاید عبرت کي ایک نئي عمارت اس گرد و خاک اور ٹوٹي هوئي اینٹوں سے بنائي جائیگی' جو ۲۳ فروري کو مسجد لشکرپور کی محترم برجیاں گرا کر جمع کی گئي هے : و ذلـك یوم الخروج !

پهر کیا وقت آگیا هے که هم مایوس هوجائیں اور قانون اور سرکاري وعدوں کی بے اثري کا آخري فیصله کرلیں ؟

اسمیں شک نہیں که اس سوال کے آخري جواب کا وقت آگیا هے - انتظار تا بکے اور التوا تا چند ؟ حادثه سر پر هے اور خدا کي مقدس عبادت گاهیں انهدام و بربادي کو اپنے سامنے دیکهه رهي هیں' پس ضرور هے که جو کچهه کرنا هے' کیا جاے - اب یه معامله کلکته سے گذر کر تمام اسلامي هند تــک پهنچ گیا هے - اور همارے لیے مشکل هوگیا هےکه پبلک کو صرف خاموش بیٹهے رهنے هي کي تلقین کرتے رهیں - تاهم قبل اسکے که خطره کا سررشته بالکل هاتهه سے نکل جاے' بہتر هے که گورنمنٹ کو دانشمندي و فرزانگي کے بہترین اور محبت اثر اظہار کا ایک موقعه اور دیا جاے' اور اسي لیے تمام کاموں کو اس ڈیپوٹیشن کے جواب پر ملتوي کردیا گیا هے جو " انجمن دفاع مساجد و عمارات دینیه " هز اکسلنسي لاڑد کارمائیکل کی خدمت میں بهیجنا چاهتي هے' اور جسکے متعلق ایک ریزولیوشن ۲۹ مارچ کے عام جلسۂ انجمن میں منظور هوا هے - یه آخري موقعه هے که گورنمنٹ همارې خیرخواهي اور درستي پر یقین کرے' اور سمجهه لے که جو مشوره دیا جا رها هے' وهي عاقبت اندیشي اور امن پرستي کا تنہا مشوره هے' اور غریب مسلمانوں کو اسقدر جلد جلد اپنے مذهبي جذبات کي حفاظت پر مجبور کرنا کوئي اچهي بات نہیں هے -

اس موقعه پر ایک نہایت اهم سوال یه هے که کیا جو کچهه هوا یه صرف پورٹ کمشنر هی کي کارروائي هے' اور صوبے کي گورنمنٹ اس امر سے بالکل بے خبر تهي که مسجدیں منهدم اور قبریں اکهاڑي جائینگي ؟

اگرچه گورنمنٹ کسي ایک شخص کا نام نہیں هے بلکه حکومت کے اس تمام کار فرما مجمع سے عبارت هے جو نیچے سے لیکر اوپر تــک چلا گیا هے' اور اگر قانون کي خلاف ورزي کسي خاص صیغه کے حکام کے سر تهوپ کر گورنمنٹ بري هوجا سکتي هے تو اسکے یه معنی هیں که پینل کوڈ کوئي شے نہیں' اور برٹش گورنمنٹ میں رهنے والوں کو اپني جان و مال کی طرف سے بهي مطمئن نہونا چاهیے - کیونکه بہت ممکن هے که باوجود چوري کے جرم هونے کے کسي خاص صیغه کي کارروائي سے چوري هوجاے' اور اسکے بعد کهدیا جاے که گورنمنٹ اسکے لیے کچهه نہیں کرسکتي' یا صبر کرو اور چهوڑ دو - آئنده غور کیا جائیگا !!

تاهم واقعات کے دیکهنے سے معلوم هوتا هے که یہاں یه صورت بهی نہیں هے - هم پہلے لکهه چکے هیں که اس زمین کے متعلق صوبے کي گورنمنٹ سے سنه ۱۹۰۹ اور سنه ۱۹۱۰ میں مراسلات هوئي تهیں جبکه یه زمین مع مسجدوں کے خرید کي گئي تهی - اب ان سرکاري مراسلات کا خلاصه دیدا چاهتے هیں جو هم نے حاصل کیے هیں' اور جسسے پبلک اندازه کرسکے گي که گورنمنٹ خطره سے پہلے کس طرح خطره کي اطلاعات کو بے پروائي سے ٹالدینا چاهتي هے' اور پهر جب اسکے افسوسناک نتائج ظاهر هوتے هیں تو کہا جاتا هے که یه بد امني هے' یه شورش هے' اور اس الزام کے مٹانے کیلیے ایک بہت بڑے وفاداري کے پیامبر ڈیپوٹیشن کي ضرورت هے جو دهلي میں آکر سر اطاعت خم کرے !

مگر اندراں دیارے که تولي وفا نه باشد !

(سنه ۱۹۱۰ کي مراسلات)

اپریل سنه ۱۹۱۰ میں جب لشکرپور' اندری' موچي کهولا' کرسٹوپور' اور سنٹي بازار وغیره کی زمینیں مع مساجد و قبور کے پورٹ کمشنر نے خرید لیں اور چند زر پرست وایمان فروش متولیوں نے (قبحهم الله) حکام پورٹ کمشنر کا ساتهه دیا' تو ان آبادیوں کے مسلمانوں نے ایک میموریل هز آنر سر بیکر لفٹنٹ گورنر بنگال کی خدمت میں روانه کیا جسکا خلاصه یه تها :

" پورٹ کمشنر کلکته نے چهه هزار بیگه زمین مندرجه صدر موضعوں کي خضر پور ڈک کي وسعت کیلیے لي هے جسمیں متعدد مسجدیں اور مسلمانوں کے قبرستان واقع هیں -

میموریل بهیجنے والوں نے معتبر علماء اسلام سے فتوی طلب کیا اور قانون اسلامي کي کتابیں بهي دیکهیں - وه پوري قوت اور اطمینان سے ظاهر کرتے هیں که شریعت اسلامي کے مطابق مسجدوں اور قبروں کي زمین پر اور کوئي دوسري عمارت نہیں بن سکتي - بعض قبریں ان بزرگان دین کي بهي هیں' جنکي مسلمان بہت عزت کرتے هیں' اور انکا منهدم کردینا انکے جذبات کیلیے بہت درد انگیز هوگا -

هم چند قریبي مثالیں اسي شهر کي پیش کرتے هیں - کلکته مڈیکل کالج کے احاطے کے اندر ایک مسجد آگئي تهي لیکن اسے بجنسه چهوڑ دیا گیا' اور وه باوجود احاطه کے اندر هونے کے آباد و قائم موجود هے - اسي طرح سیالده میں بهي اسکي نظیر دیکهلي جاسکتي هے -

هم نہایت عاجزي اور ادب سے درخواست کرتے هیں که حضور اس درخواست پر توجه فرمالیں اور مسجدوں اور قبرستانوں کو محفوظ کردیں "

(جـــواب)

۲۶ - اپریل سنه ۱۹۱۰ کو گورنمنٹ بنگال کے سکریٹري نے اسکا جو جواب دیا وه نہایت غور و فکر کے ساتهه مطالعه کرنے کي چیز هے -

درخواست یہ تھی کہ شریعت اسلامیہ کا لحاظ رکھا جاے جیسا کہ متعدد مقامات پر کیا گیا ہے - اسکے جواب میں ارشاد ہوتا ہے :

" آپکے میموریل کے جواب میں یہ کہنے کی مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ اُن افسروں کے جو زمین کے متعلق کام کر رہے ہیں، پورٹ کمشنر کی راے سے اس بارے میں پوری طرح تشفی کرلی ہے، اور وہ اُن آدمیوں سے بھی گفتگو کرچکے ہیں جو اُن مسجدوں کے متولی ہیں گورنمنٹ یقین کرتی ہے کہ آیندہ کچھہ مشکلات نہیں ہیں اور اگر اسپر بھی کوئی بات ہوئی تو مقامی کلکٹر درست کرلے گا "

(گورنمنٹ کی پالیسی)

اس خط کے پڑھنے کے بعد بھی کیا کسی کو اس بات کے باور کرنے میں شک باقی رہیگا کہ وقت سے پہلے خطرہ اور مشکلات کی اطلاع اعلی حاکموں کیلیے محض بے سود ہوتی ہے، تاوقتیکہ وہ خطرہ، کانپور کے سے حالات کے ساتھہ سر پر نہ آجاے ؟

جو بے پروائی اور غفلت اس جواب سے مترشح ہوتی ہے، وہی بنیاد ہے ان مسائل کی ساری مصیبتوں کی، اور اگر ایسی ہی غفلتیں اور لاپروائیاں قائم رہیں تو ہمیں ہر مہینے کانپور کے سے واقعات کا منتظر رہنا چاہیے -

(حادثہ کی سرکاری رپورٹ)

گذشتہ ۲۳ فروری کو جب رات کی جرائم پوش تاریکی میں چھپ کر پورٹ کمشنر کے آدمی پہنچے اور مسجد کو منہدم کرنا شروع کیا، تو اسکے بعد مسلمانوں نے ایک باقاعدہ درخواست حادثے کے متعلق مقامی مجسٹریٹ مسٹر ڈنلاپ کو دی، جو ایک نہایت دانشمند اور انصاف درست حاکم ہیں، اور جنکی بر وقت مداخلت اور ہمدردانہ رویہ نے تمام مسلمانوں کے دلوں میں انہیں محبوب بنا دیا ہے -

انہوں نے اس حادثہ کے متعلق فوراً ایک سرکاری رپورٹ گورنمنٹ میں بھیج دی - رپورٹ کی مستند نقل ہم نے حاصل کرلی ہے اور وہ حسب ذیل ہے :

" ۱۳ ماہ گذشتہ کو ایک درخواست مجھے ملی، جس پر مسلمانان موضع لشکرپور وغیرہ کے دستخط تھے - اسمیں لکھا تھا کہ پورٹ کمشنر کے ملی مسجدوں کو منہدم کر رہے ہیں اور قبروں کو اکھاڑ رہے ہیں جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات نہایت درجہ زخمی ہیں، اور وہ باقاعدہ داد خواہی چاہتے ہیں -

میں نے صدر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو موقع واردات پر متعین کیا - وہ فوراً وہاں گیا اور چند مسلمانوں کو دھوپ بان اور مذہبی جذبات کے ساتھہ قدیم دیواروں کو کھود کر نکالتے پایا، اُس نے معلوم کیا کہ وہ قبروں کو دیکھنے کو زخمی ہوکر رہے ہیں، اُسکا یہ بھی بیان ہے کہ جو مسلمان اُس وقت موجود تھے، اُن میں کچھہ ایسا جوش تھا کہ وہ ... زیادہ ممکن ہے کہ اطراف کے مسلمان بھی جوش میں آجائیں، اور ایسا ہوا تو امن میں سخت خلل پڑیگا

اب اس رقعہ کو پورٹ کمشنر کے سامنے پیش کرتا ہوں تاکہ وہ مسجدوں اور قبروں کو ٹھیک ٹھیک نکالیں اور علحدہ چھوڑ دیں -

میں ممنون ہونگا کہ آپ جلد جواب دیں اور بتلائیں کہ پورٹ کمشنر نے اس درجہ میں کیا راے قائم کی ہے ؟ "

(دستخط) جے - سی - ڈنلوپ - مجسٹریٹ

مسئلہ بقاؤ اصلاح ندوہ

کلکتہ میں جلسہ

نہایت مختصر لفظوں میں تین باتیں کہنی ہیں کیونکہ ڈیپوٹیشن کے افسانے نے جگہ لیلی ہے اور اشاعۃ آئندہ میں " مدارس اسلامیہ " کے علاوہ بھی ایک مفصل تحریر نکلنے والی ہے -

(۱) ۲۶ کو ارکان دارالعلوم نے اسٹرائک کا فیصلہ کرنے کیلیے انتظامی ارکان کو بلایا تھا - اسکی تفصیلی روداد ابتک معلوم نہیں ہوئی - البتہ اسقدر معلوم ہوا کہ وہی فیصلہ ہوا جسکی توقع تھی - یعنے چند آدمی اکھٹے ہوے اور کہدیا کہ شکایات کوئی نہیں سنتا - طلبا چپ چاپ داخل ہوجائیں ورنہ سب کے نام کاٹ دیے جائیں -

جلسۂ انتظامیہ کی حقیقت آپ " مدارس اسلامیہ " کے سلسلہ میں پڑھیے - میں بحالت موجودہ اُسے کوئی چیز نہیں سمجھتا - تاہم عقل کو ہر مغز میں ہونا چاہیے، اور جہل و ناعاقبت اندیشی کی بھی ایک حد ہوتی ہے - بہتر تھا کہ یہ لوگ سمجھہ سے کام لیتے - ایسا فیصلہ کرکے انہوں نے سچ مچ دارالعلوم کو غارت کردیا - اس سے کیا فائدہ کہ تمام طالب علم اپنے گھروں کو چلے جائیں اور مدرسے میں خاک اڑنے لگے ؟

(۲) ... ندوہ کے متعلق صرف اصول و قواعد کی بحث کر رہا ہوں، لیکن اب بہت جلد ایک شخص کے متعلق لکھنا پڑیگا - ... یہ مبحث بھی مکروہ کام ہے اور بڑی دقت کی، بلکہ بہت ہی ... قسم کی بربادی - تاہم کیا کیجیے کہ اب ... ناگزیر ہے -

(۳) کلکتہ میں ندوۃ العلماء کے معاملات کے متعلق کل شام کو ایک جلسہ زیر صدارت جناب ... نواب علی صاحب منعقد ہوا - سب سے پہلے صدر صاحب نے نواب بہادر سر سلیم خاں بالقابہ (ڈھاکہ) کا تار پڑھکر سنایا، جسمیں انہوں نے جلسے کے اغراض سے پوری ہمدردی اور اتفاق ظاہر کیا تھا - اُسکے بعد حسب ذیل دو تجویزیں منظور کی گئیں :

(الف) یہ جلسہ انجمن " اصلاح ندوہ " لکھنؤ کی بروقت کوششوں کا شکریہ ادا کرتا ہے اور اُس سے درخواست کرتا ہے کہ بہت جلد تمام صوبوں کی باقاعدہ اسلامی انجمنوں سے نیابتی اصول پر ناموں کو طلب کرکے ایک ہئیۃ تفتیش (کمیشن) مقرر کرے - تاکہ وہ تمام معاملات ندوہ کی باقاعدہ تحقیقات کرے -

محرک — جناب مولانا نجم الدین احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر و آنریری مجسٹریٹ کلکتہ -

موید — اے - احمد اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا -

(ب) یہ جلسہ منتظمین و ارکان دار العلوم سے درخواست کرتا ہے کہ وہ خدا را مسلمانوں کے ایک عظیم الشان دینی مدرسہ کو موجودہ مشکلات سے نکالنے کیلیے دانشمندی اور عاقبت بینی سے کام لیں اور اپنی بزرگانہ حیثیت کو ملحوظ رکھتے ہوے محمد حسین طالب العلم کی درخواست معافی کو (جو وہ بارہا پیش کرچکا ہے) منظور کرلیں - ساتھہ ہی یہ جلسہ طلباے دار العلوم سے بھی امید رکھتا ہے کہ اس صورت میں وہ ایثار اور بے نفسی سے کام لیں گے، اور موجودہ کمیشن پر اعتماد کرکے اسٹرائک ختم کردینگے -

محرک — ڈاکٹر عبد اللہ سہروردی ایم - اے - بیرسٹر اٹ لا -

موید — مولانا ہدایت حسین صاحب پروفیسر عربی پریسیڈنسی کالج کلکتہ -

آخر میں قرار پایا کہ صدر مجلس اس بارے میں ارکان دار العلوم اور طلبا سے مراسلات کریں -

الهلال

۴ جمادی الاول ۱۳۳۲ هجری

مدارس اسلامیه

ندوة العلما

ماضي و حال

(۸)

" ان ارید الا الاصلاح ما استطعت "

(استبداد و افساد کار کا نتیجه)

ان تغیرات مفسده و بدعات منکرهٔ سئیه کا نتیجه یه نکلا که ندوة العلما سے روح عمل و اصلاح بالکل مفقود هوگئی' اور جیسا که یه مفسدین مضلین چاهتے تھے' وه محض چند آدمیوں کا ایک خانه ساز کھلونا بنکر رهگیا - پبلک اسکے نام کو عزت کے کانوں سے سنتي تھي ' لوگ اسکے مقاصد کو یاد کر کے اس سے حسن ظن رکھتے تھے' ارباب فکر و صلاح سمجھتے تھے که وه اصلاح دیني کا تمام عالم اسلامي میں ایک هی عملي کام هے - حتی که قسطنطنیه کي مشیخت اسلامیه اُسکے حالات تحقیق کرتي تھي ' اور سید رشید رضا اپنے تمام مقاصد اصلاح کیلیے اسکو ایک اُسوهٔ حسنه بتلا تا تھا' لیکن جبکه یه سب کچھه سمجھا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا ' تو عین اسي وقت خود ندوه کے ارباب حل و عقد کا یه حال تھا که اصلاح کے نام پر تبرا بھیجتے تھے' اور انکے نفوس مفسده سے بڑھکر دنیا میں کوئي گروهٔ اصلاح و دعوة کے عمل صالح اور اقدام صحیح کا الدالخصام دشمن نه تھا ! فسبحان الذي هو اسعد و اشقي !

قبله گم شد ' محتسب میخانه را آباد کن !

متضاد صورتوں اور متخالف حقیقتوں کا شاید هي کوئي ایسا تمسخر انگیز اجتماع هوگا جیسا که بدبخت ندوة العلما تھا ! تھوڑي دیر کیلیے اس منظر کا تصور کرو ! ایک طرف تو ندوه کي ظاهری مصلحانه صورت تھي' جسکي زبان پر هر دم اصلاح اور عمل کا ورد جاري تھا - اسکي صدائیں قسطنطنیه تک پہنچتي تھیں' اور قاهره کے اندر اسکي تقلید میں ایک نئي بنیاد ڈالي جا رهي تھي - اُسکے جلسے هوتے تھے اور اسکے سب سے بڑے کام یعنے دار العلوم کا سکریٹري مسئلهٔ اصلاح تعلیم اور اجتماع نتائج قدیم و جدید پر تقریر کرتا تھا - لوگ سنتے تھے اور آمال اصلاح و قرب حصول نتائج کے تصور سے خوش هوتے تھے - اسکے بعد بعض اُن فارغ التحصیل طلبا کي صورتیں تھیں جو دار العلوم کے اولین دور کے نتائج قائمه هیں' اور جو اپني ممتاز خصوصیات کے اندر لوگوں کیلیے ایک دعوت جالب اور پیغام جاذب هے -

لیکن دوسري طرف جب ظواهر و صور کا پرده اُٹھتا تھا اور خود ندوه کا باطن سامنے آتا تھا' تو اُسکی جماعت حل و عقد اپنے تمام آلات مفسده اور اسلحهٔ باطله کے ساتھه جلوه فروش هوتي تھي - اور ان نئے آرائشان فصیلت و تقدس میں کا هر مجاهد فخر کرتا تھا که اسکي سیف غزاء جہل نے " اصلاح و عمل " کي کسي نه کسي ایک هستي کو عین اسکی پیدایش کے وقت ضرور هي خاک و خون میں تڑپایا هے ! !

آفتے بود ایں شکار افگن کزیں صحرا گذشت !

ایسا هونا ناگزیر تھا کیونکه جماعة مفسدین نے انہی مقاصد کیلیے ندوه میں جماعت اور جمہور کی شرکت کا موقعه نکالدیا' اور اسکي مجلس انتظامیه کو اس خود مختارانه اسلوب پر ڈالدیا' جسکے بعد سوا چند خاص مذاق اور عقیدے کے لوگوں کے اور کوئي گروه اسمیں شریک هی نہیں هوسکتا تھا - اب جو کچھه تھا' وه انهي لوگوں کے هاتھه میں تھا - ارباب فکر و اصلاح ابتدا هي سے قلیل و مغلوب تھے' اور نئي شرکت کي راهیں بالکل بند کردي گئي تھیں -

یه جب هي هوتا جب جلسهٔ عام میں انتخاب هوتا اور مسلمانوں کي راے عام کو اسمیں دخل دیا جاتا' لیکن اسکي قید اوڑا دي گئي تھي' اور " جلسهٔ خاص " کے نام سے ایک امري تخت گاه دمشق بنا لیا گیا تھا' جو جو کچھه چاهتا تھا چشم زدن میں کرلے سکتا تھا -

پس ضرور نہ تھا که صرف چند آدمیوں کي اکثریت قابض هوجاے' اور وه جو کچھه چاهے پاس کرالے' یا اصلاح اور عمل کے جس کام کو روکنا چاهے روکدے - جب " قواعد " اور " قانون " کو اسطرح چند لوگوں نے شکست دیدي تھي' تو اب قانون خود انکا دماغ تھا' اور قاعده کے معني ایک جتھے کے تھے جو ایسے موقعوں کیلیے بنا لیا جاتا تھا -

سب سے بڑي نا جائز طاقت جو اس " حزب الافساد " کے هاتھه آگئي' وه یه تھي که " جلسه انتظامیه " کے ممبروں کے انتخاب اور شرکت کے مسئله پر قابض هوگئے' اور اس طرح کاردان' روشن خیال' اور اصلاح طلب لوگوں کي شرکت کا دروازه بند کردیا گیا -

(ارکان مجلس انتظامیه)

مجلس انتظامیه کے ارکان میں بلا شبه متعدد اشخاص اصلاح کو پسند کرنے والے اور استبداد و مطلق العناني کے مخالف تھے اور هیں - میں سمجھتا هوں که پنجاب کے اکثر ممبروں کا یهي حال هے - خود مقامي ممبروں میں بھي بعض اشخاص مستبدین و مفسدین کي کار روائیوں کے همیشه مخالف رهے' اور اس طرح ممکن تھا که آهسته آهسته خود اندر هي سے اصلاح کا سامان پیدا هوجاتا - لیکن چند اسباب ایسے پیدا هوگئے جنکي وجه سے " حزب الافساد " همیشه نشوؤ نما پاتا رها -

سب سے اول تو میں افسوس کے ساتھه اسکا سبب مولانا شبلي کي کمزوري خیال کرونگا' کیونکه وهي ایک شخص تھے جو سب سے زیاده ان کاموں کا درد رکھتے تھے' اور ضرور تھا که وهی سب سے زیاده کمزوري اور عدم استعمال وسائل کار کے جوابده بھي هوں - انهوں نے نه تو کبھی اپني پوري قوت کا استعمال کیا' اور نه وه وسائل اختیار کیے جنسے ندوه کي مجلس انتظامی کے اندر هي ایک قوي حزب الاصلاح پیدا هوجاتي - جو لوگ عمده خیالات رکھتے تھے نه تو انسے

کبھي انھوں نے مراسلات کیں ' نہ خاص مشورہ و صحبت کا سلسلہ قائم کیا ' اور نہ ھي باھر سے لوگوں کو اپنے ساتھہ لینے کي کوشش کي - بر خلاف اسکے وہ لوگ پوري سازشیں کرتے رھتے تھے ' اور سعي و کوشش کا کوئي دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے تھے -

دوسرے نمبر پر اسکا سبب یہ بھي تھا کہ لوگوں کو کاموں کا ذوق کم ' اور ایثار کي عادت ناپید ھے - عموماً جلسۂ انتظامیہ میں باھر کے لوگ کم شریک ھوتے تھے ' اور زیادہ تر ایک ھي خیال کے آدمي بلا لیے جاتے تھے - صحیح الخیال ممبروں میں کوئي شخص با ھمت اور کارداں نہ تھا جو اس طرح کے کاموں سے بھي واقف ھو - ایک جماعت ضعیف القلب اور تذبذب مشرب لوگوں کي تھي : لا الی ھا ولاء ولا الی ھا ولاء - وہ عین موقعہ پر مفسدین کا ساتھہ دیدیتی تھي ' اور اسطرح کوئي اصلاح نہیں ھوسکتي تھي -

تیسرا سبب یہ بھي تھا کہ مفسدین کے کاموں کو دیکھکر بہت سے لوگ افسردہ ھوگئے اور انھوں نے دلچسپي لینا چھوڑ دیا - پس اس طرح اس تخم فساد کی بار آوری کي راہ میں کوئي بھي قوي روک پیدا نہوئي -

(حزب الافساد کا دوسرا دور)

کاش " حزب الافساد " کي باطل پرستانہ امنگیں اتنے ھي تک پہنچکر ختم ھوجاتیں ' مگر جس بیج کیلیے پاني اور دھوپ کے ملنے میں روک نہوگي وہ یقیناً بڑھتا ھي رھیگا - اس جماعت نے دیکھا کہ با ایں ھمہ ابتک أنکي حالت ایک مفسد اور سنگ راہ ھستي سے زیادہ نہیں ھے - وہ کاموں میں دقتیں اور الجھاؤ پیدا کردینے میں تو کامیاب ھوجاتے ھیں ' پر انکو کامیابي کے ساتھہ نابود نہیں کردیسکتے - کیونکہ مجلس انتظامیہ میں اصلاح طلب اور عمل خواہ عنصر بھي موجود ھے ' اور اسکي موجودگي ھر موقعہ پر سامنے آجاتي ھے -

پس اُس شریر قوت نے جو انسانوں کو اپنا مرکب بنا کر ھمیشہ دنیا میں حق و صداقت کا مقابلہ کرتي ھے ' انکے نفس پر یہ القا کیا کہ اب کوئي نہ کوئي ایسي چال چلني چاھیے جس سے مجلس انتظامیہ میں نہایت کافي اور قطعي الثبوت حدتک " حزب الافساد " کي اکثریت (مجارٹي) پیدا ھوجاے ' اور پھر بے فکر و مطمئن ھوکر اپنے ارادوں کو پورا کریں -

حسب دستور العمل ندوة العلما ' مجلس انتظامیہ کے ممبروں کي تعداد ۳۵ رکھی گئي تھي ' اور ھمیشہ یہي تعداد قائم رھي تھي - لیکن لکھنؤ میں یکایک ایک جلسہ منعقد کراکے اپني سازش کي تکمیل کے بعد یہ ترمیم پیش کردي ' اور خود ھي منظور بھي کرلي " کہ آیندہ سے ممبرونکی تعداد بجاے ۳۵ کے ۵۱ ھو "

حالانکہ یہ ظاھر ھے کہ ایسا کرنا بالکل قانون کے خلاف تھا - نہ تو ممبروں کو ایک لمحے پہلے اسکي خبر دي گئي تھي ' اور نہ اسطرح کرنے کا کسي کو حق تھا - اس جلسے میں مولانا شبلي نہ تھے - اور لوگونکي مخالفت کي شنوائي نہ ھوئي ' اور ضعفاء و مذبذبین نے خاموشي اختیار کي -

پھر اس پر بھي اکتفا نہ کیا - اُسي وقت اپنے مذھب کے پندرہ نام بھي منتخب کرلیے ' اور اسي کو قانون اور قواعد کي اس شرمناک توھین پر شرم نہ آئي - اس طرح انکا جتھا کامل درجے پر قوي اور غالب ھوگیا ' اور وہ اس طرح مضبوط ھوگئے کہ جب تک مجلس انتظامیہ کي از سر نو اصلاح نہو ' اسکے اندر رھکر انھیں کوئي مغلوب نہیں کرسکتا -

افسوس کہ اسکے بعد بھي مولانا شبلي ھشیار نہوے ' اور صاف صاف قوم کو حالت بتلاکر غل نہ مچایا - حالانکہ اس آخري کارروائي کے بعد اندروني اصلاح کي امیدیں بالکل خواب و خیال ھوگئي تھیں ' اور مجلس انتظامیہ بالکل مفسدین کے ھاتھہ چلي گئي تھي -

انکو سمجھنا تھا کہ اب اسکے بعد رہ ھي کیا جسکي بنا پر کوئي امید قائم کي جاے ؟ مجلس انتظامیہ میں باھر کے ممبر ھمیشہ آ نہیں سکتے - صرف ندوہ ھي نہیں بلکہ تمام کاموں کا یہي حال ھے کہ زیادہ تر مقامي اور قریب تر مقامات کے لوگ عموماً جلسوں کا کورم ھوتے ھیں - اس بنا پر " حزب الافساد " پیشتر ھی سے پورا قوي تھا ' مگر اب تو یہ کیا گیا کہ پندرہ ممبر خاص اس طرح کے چھانٹ کر منتخب کیے گیے جو زیادہ تر مقامي اور ایک ھي حلقہ کي متنوع الاشکال کڑیاں تھیں - باھر کے بھي وھي لوگ تھے جو بالکل انکے ھم خیال اور انکي ایک صدا پر لبیک کہاں دوڑنے والے تھے - پس اسطرح انھوں نے اپنا جتھا اس درجے قوي و غالب بنا لیا کہ اگر مجلس انتظامیہ کا پورا جلسہ ھو ' جب بھي انھیں اپنے مقاصد کے ھاتھہ سے جانے کا کچھہ خوف نہیں : یمکرون و یمکر اللہ ' واللہ خیر الماکرین -

" حزب الافساد " کي ان کارروائیوں نے ندوہ کو جس طرح قوم کي عین توجہ اور عہد عروج میں تباہ و برباد کیا ' اسکا افسانہ بہت طویل ھے ' اور اگر اُسکے مختلف مالي ' انتظامي ' تعلیمي ' صیغوں کي تمام ابتریاں ایک ایک کرکے بیان کي جائیں تو ان میں سے ھر واقعہ کے لیے پوري ایک صحبت چاھیے - میں ان سب کو انشاء اللہ بیان کرونگا کیونکہ عمارت اندر سے کھوکھلي ھے اور باھر کي دیواروں کے بچانے سے اب کوئي فائدہ نہیں - لیکن چونکہ موجودہ سلسلۂ بحث ندوہ کے اصول و قوانین اور کانسٹي ٹیوشن کي ایک اصولي مبحث ھے ' اسلیے پہلے اس سلسلے کو آخر تک پہنچا دینا ضروري ھے - اس بربادي کا انتہائي اور آخري منظر نئے عہدہ داروں کے تقرر کا عجیب و غریب تاریخي افسانہ ھے -

دھلي کے خانداني اطبا اور دوا خانہ نو رتن دھلي

یہ دوا خانہ عرب - عدن - افریقہ - امریکہ - سیلون - آسٹریلیا - وغیرہ وغیرہ ملکونمیں اپنا سکہ جما چکا ھے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدولہ قبلہ حکیم محمد احسن اللہ خان مرحوم طبیب خاص بہادر شاہ دھلي کے خاص مجربات ھیں -

دوائی ضیق - ھر قسم کي کھانسي و دمہ کا مجرب علاج في بکس ایک تولہ ۲ دو روپیہ -

حب قتل دیدان - یہ گولیاں پیٹ کے کیڑے مارکر نکال دیتي ھیں في بکس ایک روپیہ -

المشتھر حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نورتن

دھلي فراشخانہ

الھلال کي ایجنسي

ھندوستان کے تمام اُردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرھٹي ھفتہ وار رسالوں میں الھلال پہلا رسالہ ھے ' جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ھیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

مولود فساد کا کامل بلوغ

نئے عہدہ داروں کا انتخاب

مزعومہ ومفروضہ نظامت ندوۃ العلماء

ناجواں مرداں فراہم کردہ بودند انجمن
زود در ہنگامۂ بطلاں فتور انداختیم

بالا خرو تخم فساد جسکو انسان کے سب سے بڑے قدیمی دشمن نے ندوہ کی بنیاد کی سطح پر بویا تھا ' بڑھتے بڑھتے برگ وبار لایا اور اسکی سب سے بڑی اونچی ٹہنی کا پہلا پھل ' نئے عہدہ داروں کا خود مختارانہ تقرر تھا : انا للہ و انا الیہ راجعون
اب ابلیس افساد کی امیدیں پوری ہوگئیں جس نے پہلے ہی دن حلف اٹھا کر کہا تھا : فبعزتک لاغوینہم اجمعین - الا عبادک المخلصین

(مسألۂ نظامت ندوہ)

ندوۃ العلما جب قائم ہوا تو مولوی محمد علی صاحب اسکے ناظم تھے - وہ مستعفی ہوگئے اور ندوہ کا دور فلاکت و معتوبی شروع ہوا - وقت کسی نہ کسی طرح کٹنے کیلیے مولوی مسیح الزمان مرحوم کے سر نظامت ڈالی گئی کہ حیثیت دنیوی بھی رکھتے تھے - اسکے بعد جب وہ بھی مستعفی ہوگئے تو ماہ صفر سنہ ۱۳۲۳ ھجری کے جلسۂ انتظامیہ نے یہ طے کیا کہ آیندہ کیلیے بجاے ناظم کی تلاش کے تین مختلف صیغوں کے علحدہ علحدہ سکریٹری مقرر ہوجائیں اور اپنے کاموں کو جاری کریں :

فی الحقیقت یہ ایک نہایت عمدہ تقسیم عمل تھی ' اور مسئلۂ نظامت کی تمام مشکلات کا اس سے خاتمہ ہوجاتا تھا -

میں نے یہاں " مشکلات " کا لفظ لکھا - شاید بہت سے لوگ اسے نہ سمجھیں اور معترض ہوں کہ اسمیں مشکلات کیا تھیں ؟ علی گڈہ کالج کو سکریٹری ملجاتا ہے - حمایت اسلام لاہور کیلیے سکریٹری شپ کوئی مصیبت نہیں - مسلم لیگ کیلیے سکریٹری مل ہی گئے - اسی طرح ندوۃ العلما کیلیے بھی ایک سکریٹری منتخب کرلیا جاتا -

لیکن افسوس ہے کہ ایسے اصحاب اپنی بد بختیوں کو نظر انداز کردینگے اگر ایسا سمجھیں گے - ندوۃ العلما کیلیے فی الحقیقت سکریٹری شپ کا مسئلہ لا ینحل نہ تھا گو بہت ہی اہم اور عظیم النتائج تھا ' لیکن جن افسوس ناک حالات سے ہم گھرے ہوے ہیں ' انہوں نے اسے مشکل سے مشکل تر بنا دیا - غریب ندوہ بد قسمتی سے ندوۃ العلما ہے ' یعنی علما کی مجلس ہے - پس اسکے سکریٹری کو فرقۂ علما میں سے ہونا چاہیے -

حضرات علماء میں سے جو لوگ ندوہ کے ساتھہ موجود تھے ان میں کوئی بھی نہ تھا جو علم و فضل اور وقعت و عزت کے ساتھہ ندوہ کے مقاصد کا بھی اندازہ داں ہوتا ' اور ساتھہ ہی قوۃ نظم و ادارہ بھی رکھتا ہوتا - پھر جو لوگ موجود تھے ' ان میں سے متعدد اشخاص با وجود کمال نا اہلی و ہیچ کاری ' اس " سقیفۂ بنی ساعدہ " کے مدعی خلافت تھے ' اور صرف اتنا ہی نہیں کہ " منا امیر و منکم امیر " پر اکتفا کرلیں ' بلکہ ان میں کا ہر فرد بیعت لینے کیلیے اپنا ہاتھہ ہر دم بڑھاے ہوے تھا - ایسی حالت میں محال تھا کہ ندوہ کی زندگی کے تحفظ کے ساتھہ اسکی نظامت کا مسئلہ بھی طے ہوجاتا - اسمیں شک نہیں کہ یہ بڑی ہی رنج کی بات ہے ' مگر حقیقت ہے اور اسکا اظہار ناگزیر - اگر ایسا نہوتا تو یہ حالت بھی نہوتی جسکے ماتم کیلیے ہم سب جمع ہوے ہیں - حیران ہوں کہ

مرحوم طالب آملی نے ندوۃ العلما کے متعلق کیونکر سو برس پہلے پیشین گوئی کردی حالانکہ وہ کہتا ہے :

خانۂ شرع خرابست کہ ارباب صلاح
در عمارت گری گنبد دستار خوردند !

اس بنا پر اس مشکل کا بہترین حل یہی تھا جو کیا گیا کہ سرے سے اسکی ضرورت ہی باقی نہ رہی - تین کام جنسے ندوہ عبارت ہے ' الگ الگ اپنی اپنی معتمدیوں میں چلنے لگے -

چنانچہ جب کبھی جلسۂ انتظامیہ کے اجلاس ہوے اور یہ مسئلہ چھیڑا گیا تو باوجود بعض مفسدین و اشرار کی مخالفانہ جاں توڑ کوششوں کے ' بالاخر یہی فیصلہ ہوا کہ یہی انتظام قائم رہے -

نومبر ۱۹۰۸ میں جلسۂ انتظامیہ کا ایک کامل جلسہ ہوا جسمیں تمام ممبر شریک تھے - اس جلسے نے رزولیوشن پاس کیا کہ " تینوں معتمد ابتک جو کام کرتے آے ہیں ہمیں انپر پورا اعتماد ہے "

پھر ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۱۰ کو جلسۂ انتظامیہ نے یہ تجویز پاس کی کہ " اسوقت کوئی شخص موجود نہیں جو ناظم مقرر کیا جا سکے ' پس جب تک کوئی ایسا شخص نہ ملے ' اس وقت تک اس مسئلے کو ملتوی کر دینا چاہیے اور جس طرح کام چل رہا ہے اسی طرح چلتا رہے "

ان حوالوں کو جلسہ ہاے انتظامیہ کی روئدادوں میں دیکھہ لیا جاسکتا ہے -

اسقدر معلوم کر لینے کے بعد اب بعد کی سرگذشت غور سے سنیے :

(گذشتہ انتظام میں انقلاب)

۲۰ جولائی سنہ ۱۳ ۱۹ کو ایک جلسۂ خاص منعقد کیا گیا ' جس میں ۵۱ ممبران ندوہ میں سے صرف گیارہ ممبر موجود تھے -

اس جلسے میں مولوی سید عبد الحی صاحب نے ایک تحریری تجویز پیش کی کہ :

(۱) تینوں معتمدیاں توڑ دی جائیں -
(۲) ایک پیڈ مددگار ناظم قرار دیا جاے -
(۳) صیغۂ تعلیم کے سکریٹری کے فرائض پرنسپل دار العلوم کو تفویض ہوں ' اور صیغۂ مال اور مراسلات براہ راست ناظم کے متعلق ہو جائیں -
(۴) البتہ منشی احتشام علی بدستور صیغۂ تعمیرات کے انچارج رہیں -

چنانچہ فوراً اسکو منظور کیا گیا - اسکے بعد ہی " حسب تجویز بالا طے پایا کہ مولوی خلیل الرحمن سہارنپوری ندوۃ العلما کے ناظم قرار پائیں " اور وہ قرار پا گئے :

عیشم بکام ست با یار دلخواہ
الحمد للہ ' الحمد للہ !!

اسکے بعد ہی مددگار ناظم کا بھی تقرر کیا گیا ' اور مولوی عبد الرحیم نامی کوئی بزرگ چالیس روپیہ ماہوار تنخواہ پر بحال کردیے گئے :

بردند و برادرانہ قسمت کردند !

چنانچہ اس وقت سے مولوی خلیل الرحمن صاحب کا خیال ہے کہ وہ ندوہ کے ناظم ہیں -

(اصولی بحث)

نہایت ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیے کہ اگر ایک باہر کا خالی الذہن شخص بالکل بے طرفانہ اور محض ایک تیسرے شخص

کبھي انھوں نے مراسلات کیں ' نہ خاص مشورہ و صحبت کا سلسلہ قائم کیا ' اور نہ ھي باھر سے لوگوں کو اپنے ساتھہ لینے کي کوشش کي - بر خلاف اسکے وہ لوگ پوري سازشیں کرتے رھتے تھے ' اور سعي و کوشش کا کوئي دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے تھے -

دوسرے نمبر پراسکا سبب یہ بھي تھا کہ لوگوں کو کاموں کا ذوق کم ' اور ایثار کي عادت ناپید ھے - عموماً جلسۂ انتظامیہ میں باھر کے لوگ کم شریک ھوتے تھے ' اور زیادہ تر ایک ھي خیال کے آدمي بلا لیے جاتے تھے - صحیح الخیال ممبروں میں کوئي شخص با ھمت اور کارداں نہ تھا جو اس طرح کے کاموں سے بھي واقف ھو - ایک جماعت ضعیف القلب اور تذبذب مشرب لوگوں کي تھي : لا الی ھا ولاء ولا الی ھا ولاء - وہ عین موقعہ پر مفسدین کا ساتھہ دیدیتی تھي ' اور اسطرح کوئي اصلاح نہیں ھوسکتي تھي -

تیسرا سبب یہ بھي تھا کہ مفسدین کے کاموں کو دیکھکر بہت سے لوگ افسردہ ھوگئے اور انھوں نے دلچسپي لینا چھوڑ دیا - پس اس طرح اس تخم فساد کی بار آوری کي راہ میں کوئي بھي قوي روک پیدا نہوئي -

(حــزب الافساد کا دوسرا دور)

کاش " حزب الافساد " کي باطل پرستانہ امنگیں اتنے ھي تک پہنچکر ختم ھوجاتیں ' مگر جس بیج کیلیے پاني اور دھوپ کے ملنے میں روک نہوگي وہ یقیناً بڑھتا ھي رھیگا - اس جماعت نے دیکھا کہ با ایں ھمہ ابتک اُنکي حالت ایک مفسد اور سنگ راہ ھستي سے زیادہ نہیں ھے - وہ کاموں میں دقتیں اور الجھاؤ پیدا کردینے میں تو کامیاب ھوجاتے ھیں ' پر انکو کامیابي کے ساتھہ نابود نہیں کردیسکتے - کیونکہ مجلس انتظامیہ میں اصلاح طلب اور عمل خواہ عنصر بھي موجود ھے ' اور اسکي موجودگي ھر موقعہ پر سامنے آجاتي ھے -

پس اُس شریر قوت نے جو انسانوں کو اپنا مرکب بنا کر ھمیشہ دنیا میں حق و صداقت کا مقابلہ کرتي ھے ' انکے نفس پر یہ القا کیا کہ اب کوئي نہ کوئي ایسي چال چلني چاھیے جس سے مجلس انتظامیہ میں نہایت کافي اور قطعي الثبوت حدتک " حزب الافساد " کي اکثریت (مجارٹي) پیدا ھوجاے ' اور پھر بے فکر و مطمئن ھوکر اپنے ارادوں کو پورا کریں -

حسب دستور العمل ندوۃ العلما ' مجلس انتظامیہ کے ممبروں کي تعداد ۳۵ رکھي گئي تھي ' اور ھمیشہ یہي تعداد قائم رھي تھي - لیکن لکھنؤ میں یکایک ایک جلسہ منعقد کراکے اپني سازش کي تکمیل کے بعد یہ ترمیم پیش کردي ' اور خود ھي منظور بھي کرلي " کہ آیندہ سے ممبرونکی تعداد بجاے ۳۵ کے ۵۱ ھو "

حالانکہ یہ ظاھر ھے کہ ایسا کرنا بالکل قانون کے خلاف تھا - نہ تو ممبروں کو ایک لمحے پہلے اسکي خبر دي گئي تھي ' اور نہ اسطرح کرنے کا کسي کو حق تھا - اس جلسے میں مولانا شبلي نہ تھے - اور لوگونکي مخالفت کي شنوائي نہ ھوئي ' اور ضعفاء و مذبذبین نے خاموشي اختیار کي -

پھر اس پر بھي اکتفا نہ کیا - اُسي وقت اپنے ڈھب کے پندرہ نام بھي منتخب کرلیے ' اور اسي کو قانون اور قواعد کي اس شرمناک توھین پر شرم نہ آئي - اس طرح انکا جتھا کامل درجے پر قوي اور غالب ھوگیا ' اور وہ اس طرح مضبوط ھوگئے کہ جب تک مجلس انتظامیہ کي از سر نو اصلاح نہو ' اسکے اندر رھکر انھیں کوئي مغلوب نہیں کرسکتا -

افسوس کہ اسکے بعد بھي مولانا شبلي ھشیار نہوے ' اور صاف صاف قوم کو حالت بتلا کر غل نہ مچایا - حالانکہ اس آخري کارروائي کے بعد اندروني اصلاح کي امیدیں بالکل خواب و خیال ھوگئي تھیں ' اور مجلس انتظامیہ بالکل مفسدین کے ھاتھہ چلي گئي تھي -

انکو سمجھنا تھا کہ اب اسکے بعد وہ ھي کیا جسکي بنا پر کوئي امید قائم کي جاے ؟ مجلس انتظامیہ میں باھر کے ممبر ھمیشہ آ نہیں سکتے - صرف ندوہ ھي نہیں بلکہ تمام کاموں کا یہي حال ھے کہ زیادہ تر مقامي اور قریب تر مقامات کے لوگ عموماً جلسوں کا کورم ھوتے ھیں - اس بنا پر " حزب الافساد " پیشتر ھی سے پورا قوي تھا ' مگر اب تو یہ کیا گیا کہ پندرہ ممبر خاص اس طرح کے چھانٹ کر منتخب کیے گیے جو زیادہ تر مقامي اور ایک ھي حلقہ کي متنوع الاشکال کڑیاں تھیں - باھر کے بھي وھي لوگ تھے جو بالکل انکے ھم خیال اور انکي ایک صدا پر لبیک کہاں دوڑنے والے تھے - پس اسطرح انھوں نے اپنا جتھا اس درجے قوي و غالب بنا لیا کہ اگر مجلس انتظامیہ کا پورا جلسہ ھو ' جب بھي انھیں اپنے مقاصد کے ھاتھہ سے جانے کا کچھہ خوف نہیں : یمکرون و یمکر اللہ ' واللہ خیر الماکرین -

" حزب الافساد " کي ان کارروائیوں نے ندوہ کو جس طرح قوم کي عین توجہ اور عہد عروج میں تباہ و برباد کیا ' اسکا افسانہ بہت طویل ھے ' اور اگر اسکے مختلف مالي ' انتظامي ' تعلیمي ' صیغوں کي تمام ابتریاں ایک ایک کرکے بیان کي جائیں تو ان میں سے ھر واقعہ کے لیے پوري ایک صحبت چاھیے - میں ان سب کو انشاء اللہ بیان کرونگا کیونکہ عمارت اندر سے کھوکھلي ھے اور باھر کي دیواروں کے بچانے سے اب کوئي فائدہ نہیں - لیکن چونکہ موجودہ سلسلۂ بحث ندوہ کے اصول و قوانین اور کانسٹي ٹیوشن کي ایک اصولي مبحث ھے ' اسلیے پہلے اس سلسلے کو آخر تک پہنچا دینا ضروري ھے - اس بربادي کا انتہائي اور آخري منظر نئے عہدہ داروں کے تقرر کا عجیب و غریب تاریخي افساد ھے -

---

دھلي کے خانداني اطبا اور دوا خانہ نو رتن دھلي

یہ دوا خانہ عرب - عدن - افریقہ - امریکہ - سیلون - آسٹریلیا - وغیرہ وغیرہ ملکونمیں اپنا سکہ جما چکا ھے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدولہ قبلہ حکیم محمد احسن اللہ خان مرحوم طبیب خاص بہادر شاہ دھلي کے خاص مجربات ھیں -

دوائی ضیق - ھر قسم کي کھانسي و دمہ کا مجرب علاج في بکس ایک تولہ ۲ دو روپیہ -

حب قتل دیدان - یہ گولیاں پیٹ کے کیڑے مار کر نکال دیتي ھیں في بکس ایک روپیہ -

المشتہر حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نورتن
دھلي فراشخانہ

الھــلال کــي ایجنسي

ھندوستان کے تمام اُردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرھٹي ھفتہ وار رسالوں میں الھلال پہلا رسالہ ھے ' جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ھیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

کارزار طرابلس

جربوب میں قبائل سنوسیہ کا اجتماع

غزوہ طرابلس اور اسکا مستقبل

شمالي افریقہ کا ,, سرمخفي "
براعظم افریقہ میں اسلام کي بقیہ امیدیں

شیخ سنوسي اور طریقۂ سنوسیہ
(۲)

محمد بن علي السنوسي عرصے تک جبل بو قبیس کي خانقاہ میں مقیم رہا - اسکي طبیعت ابتدا سے زاهدانہ و راز دارانہ واقع هوئي تھي' اور اب اسکي نشو و نما کا اصلی موقعہ آگیا تھا - وہ اکثر تنہا رهتا - صرف هفتے میں ایک بار باهر نکلتا تاکہ ارادت مندوں کو اصلاح و تزکیۂ نفس کیلیے اپني صحبت میں شریک کرے -

اسي اثنا میں اوسکا دماغ بہت سے مہتم بالشان امور پر غور و خوض کرتا رہا - اُسنے بعض مقاصد کے ظہور و تکمیل کا ارادہ کیا' اور یکایک مکہ معظمہ سے مصر روانہ هوگیا - اسکندریہ پہنچ کر ایک خانقاہ بنائي اور اسمیں مقیم هوکر دعوت و ارشاد کا سلسلہ شروع کرنا چاها -

(شیخ الاسلام کي مخالفت)

مکۂ معظمہ کے قیام کے زمانے میں گو وہ محض ایک گوشہ نشیں اور خالص دیني زندگي رکھتا تھا' مگر اسکا اثر اسدرجہ بڑھگیا تھا کہ حج کے ایام میں هزاروں آدمي اُسکي زیارت کیلیے جمع هوتے اور ایک نظر دیکھہ لینے کي تمنا رکھتے - استبدادي حکومتوں میں کسي شخص کا مرجع خلائق هونا سب سے بڑا جرم هوتا هے - گورنر مکہ کو یہ بات خوش نہ آئي اور اُس نے حکام قسطنطنیہ کو بہت سي خلاف اطلاعات دیکر شیخ کا مخالف بنادیا - مکۂ معظمہ میں تو اسکا ظہور نہیں هوا مگر اسکندریہ پہنچکر شیخ کو خبر ملي کہ شیخ الاسلام قسطنطنیہ سخت مخالف هوگیا هے - تھوڑے هي دنوں کے بعد قسطنطنیہ سے شیخ الاسلام کا حکم پہنچا کہ محمد بن علي السنوسي کي خانقاہ میں شریک هونا کسي شخص کیلیے جائز نہیں -

اس فتوے نے عوام و خواص سب کو بھڑکا دیا' اور شیخ مجبور هوا کہ فوراً مصر چھوڑ دے - چنانچہ وہ اسکندریہ سے پوشیدہ قاهرہ آیا' اور قاهرہ سے براہ سلوم و درنہ شمالي افریقہ کي سرزمین میں پہنچا جو همیشہ اولو العزم ارادوں کا مامن و ملجا رهي هے -

(شمالي افریقہ میں آغاز دعوۃ)

طرابلس الغرب کا ایک بڑا حصہ جبل الاخضر کے کنارے واقع هے اور اسکے بعد هي بنغازي کا ساحلی حصہ هے - دولۃ عثمانیہ نے اسے برقہ کے ضلع میں شامل کردیا هے اور طرابلس کا اطلاق اسکے علاوہ دیگر حصص ملک پر کیا جاتا هے - سنہ ۱۲۵۵ هجري میں شیخ محمد بن علي جبل الاخضر پہنچا' اور اس سرزمین کي گمنامي' علحدگي' اور قدرتي حفاظت اُسے بہت هي پسند آئي - اس نے سب سے پہلے اس حصے میں اپنے افریقي اعمال کي اولین بنیاد ڈالي اور متعدد خانقاهیں بنا کر مقیم هوگیا - وہ اطراف کے تمام بادیہ نشین قبائل کو جمع کرتا اور اوقات نماز کے علاوہ تمام وقت انکي تلقین و هدایت میں صرف کردیتا - یہیں اُسنے ایک سید زادي سے نکاح بھي کرلیا' اور سنہ ۱۲۶۱ - اور سنہ ۱۲۶۳ میں بالترتیب دو لڑکے پیدا هوے' جنمیں سے پہلے کا نام " محمد المهدي " رکھا اور دوسرے کا " محمد الشریف "

(حجاز کا دوسرا سفر)

سات برس تک وہ مسلسل یہاں مقیم رہا - اسکے بعد جب تحریک پوري طرح قائم هوگئي تو پھر نکلا' اور حجاز کا دوسرا سفر

کیا - مکۂ معظمہ میں پہنچتے هی " جبل ابو قبیس کے گوشہ نشین " کی آمد کی خبر تمام حجاز و یمن میں پھیل گئی اور نجد تک سے لوگ اسکی زیارت کیلیے آنے لگے - اس مرتبہ بھی وہ اپنی اسی خانقاہ میں رهتا تھا جو جبل ابو قبیس میں پہلی مرتبہ بنا چکا تھا ' اور رجوع خلائق و هجوم مسترشدین و مریدین پہلی مرتبہ سے بھی در چند هوگیا تھا - اس مرتبہ سلوک و تصوف کے ساتھہ فقہ و حدیث کا درس بھی شروع کردیا - اسکا انداز درس علم طریقوں سے بالکل مختلف تھا ' اور اپنی جاذبیت و تاثر اور حسن بیان و جمع لطائف کے لحاظ سے حجاز کے تمام بڑے بڑے حلقہ هاے درس پر فوقیت رکھتا تھا -

اسکی شہرت اس سرعت کے ساتھہ تمام عرب میں پھیل گئی کہ اب اسکا روکنا حکومت کی طاقت سے بھی باهر هوگیا تھا - لوگ یمن کے اندرونی حصوں اور نجد و حساء کے دور دراز خطوں سے کشاں کشاں شوق و ارادت میں کھینچتے تھے ' اور جبل ابو قبیس کی خانقاہ کو اپنا معبود و مطلوب سمجھتے تھے !!

(یمن میں تاسیس دعوت)

لیکن اسی اثنا میں شیخ کے مرشد احمد بن ادریس نے دیار یمن کا سفر کیا اور شیخ کو بھی اپنے همراہ چلنے کیلیے کہا - ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھہ یہ دونوں بزرگ مکۂ معظمہ سے روانہ هوگئے ' اور کچھہ عرصے تک صرف شیخ احمد بن ادریس اور محمد السنوسی تنہا یمن کے مختلف شہروں میں پھرتے رهے - اس سفر کا خاتمہ شیخ احمد کی وفات پر هوا - شیخ محمد سنوسی نے وهاں خانقاہ بنالی - اسی کے ایک حصے میں اپنے مرشد کو دفن کیا اور پھر مکۂ معظمہ کی طرف روانہ هوگیا -

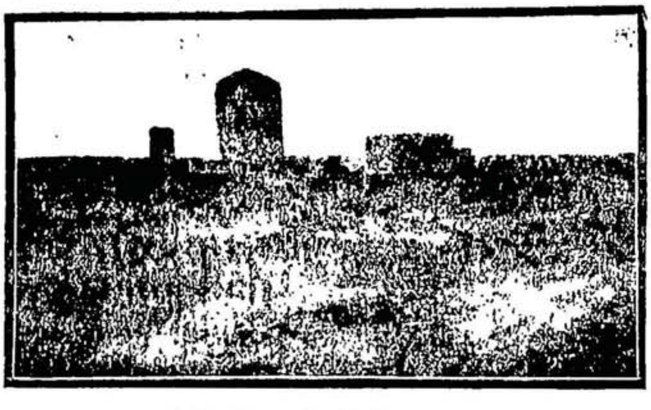

جربوب میں طریقۂ سنوسیہ کا پہلا زاویہ

شیخ احمد کا مقبرہ اور خانقاہ اب تک یمن میں موجود هے ' اور هزارها اشخاص دور دور سے اسکی زیارت کیلیے آتے هیں - یمن میں سنوسی طریقہ کی اشاعت کا مرکز یہی خانقاہ هوئی -

(ثور حجاز سنہ ۵۷ - ع)

کیسی عجیب بات هے کہ جس سال هندوستان کا مشہور غدر هوا هے یعنے سنہ ۱۸۵۷ - ٹھیک اسی زمانے میں مکۂ معظمہ کے اندر بھی ایک بہت بڑا هنگامۂ قتل و خون هوا ' جو " ثور حجاز " کے نام سے مشہور هے - میں نے اسکے عجیب و غریب حالات حضرت والد مرحوم کی زبانی سنے هیں ' جو اسکے آٹھہ سال بعد پہلی بار مکۂ معظمہ گئے تھے -

اس غدر کے اسباب مختلف قسم کے تھے اور انکا سرچشمہ بھی ایک هی نہ تھا - یہ غدر ترکوں کے خلاف اعراب حجاز نے کیا اور شریف عبد المطلب اسکے سرغنہ سمجھے گئے گو اس سید عظیم و جلیل (نور اللہ مرقدہ) نے همیشہ اس سے انکار کیا -

یہ زمانہ سلطان محمود مصلح کا تھا جس نے عثمانی ممالک میں متعدد نئی اصلاحات سب سے پہلے رائج کیں - ازانجملہ یورپین لباس کا اختیار کرنا ' نئے طریق پر عدالتوں اور دفاتر کا کھولنا ' اور فرانسیسی اصول پر سب سے پہلے فوج نظام مرتب کرنی - وغیرہ وغیرہ -

ان اصلاحات کا آخری درجہ وہ " منشور اصلاح " تھا جو سلطان محمود کے دستخط سے تمام ممالک عثمانیہ میں شائع کیا گیا ' اور جسمیں لکھا تھا کہ ممالک حربیہ سے زمانۂ امن میں لونڈی غلاموں کو لانا اور فروخت کرنا شریعۃ اسلامیہ کے خلاف هے -

یہ فرمان جب مکۂ معظمہ پہنچا اور حرم شریف میں پڑھکر سنایا گیا تو تمام عربوں میں سخت ناراضی اور مخالفانہ جوش پھیل گیا - ساتھہ هی بجلی کی سرعت سے یہ خبر تمام اطراف و قبائل حجاز میں پہنچ گئی اور بدوؤں کے گروہ مکہ میں پہنچکر چلانے لگے کہ " سلطان نصرانی هوگیا اور نصرانیوں کے حکموں کے آگے جھک گیا "

یہ تو ایک سبب ظاهری تھا جو اعراب حجاز کی سرکشی کا موجب سمجھا جاتا هے - مگر اسکے علاوہ اور بھی بہت سے اسباب تھے جو مدت سے اندر هی اندر جمع هو رهے تھے اور کسی قریبی معرکہ کے منتظر تھے - دولۃ عثمانیہ کا بیان هے کہ ان اسباب مخفیہ میں ایک سبب اس وقت کے شریف " عبد المطلب " کا ارادۂ خروج تھا ' اور دوسرا جبل ابو قبیس کی پر " اسرار خانقاہ " کا سر مخفی -

لیکن شریف عبد المطلب نے آخر تک اس سے انکار کیا - وہ اس تحریک کے وقت مکہ میں موجود بھی نہ تھا - طائف میں تھا - اسکے بے طرفانہ حالات جس قدر معلوم هوے هیں اُنسے معلوم هوتا هے کہ ایک مصلح خیال ' اولو العزم ' اور شجاع و جانباز سید تھا ' اور جس قدر اثر اور نفوذ اسکی ذات کو تمام قبائل حجاز اور اعراب بادیہ میں حاصل تھا ' آجتک کسی شریف کو حاصل نہیں هوا ' اور نہ هی کوئی شریف اس درجہ صاحب علم و فضل اور جامع قابلیت صوری و معنوی مکہ میں آیا هے -

بہر حال اس واقعہ کی زیادہ تفصیل یہاں غیر ضروری هے - تمام قبائل اعراب مکہ و اطراف مکہ میں بہت جلد برهمی پھیل گئی اور بعض ترک افسروں کے بے موقعہ سلوک نے اسے اور تیز کردیا - یہاں تک کہ موسم حج کے قریب هی قتل و غارت کی آگ بھڑکی ' اور بدوؤں نے ترکوں کو قتل کرنا شروع کردیا - ترک گورنر بھاگ گیا ' فوج برباد هوگئی اور تمام مکہ پر بدوؤں کا قبضہ هوگیا -

بعض اسباب کی وجہ سے دولت عثمانیہ شریف عبد المطلب سے پہلے هی برانگیختہ تھی مگر اسکے اثر و نفوذ کی وجہ سے معزول نہیں کرسکتی تھی - شریف اس وقت طائف میں تھا - غدر کے بعد اس نے بالا هی بالا نکل جانے کی کوشش کی ' مگر بدوؤں نے جاکر گھیر لیا اور مجبور کیا کہ آپ همارے امیر و شریف هیں - هم کو چھوڑ کر نہیں جاسکتے - مجبوراً آے مکہ معظمہ آنا پڑا -

حج کا موسم شروع هوا تو تمام حجاز میں ترکی حکومت کا نام و نشان نہ تھا - بدوؤں نے ترک حاجیوں کو اس شرط سے آنے کی اجازت دی کہ حاکمانہ اقتدار کو خیر باد کہکے آئیں ' اور سلطان کا نائب جبل عرفات پر خطبہ نہ پڑھے جیسا کہ همیشہ پڑھا کرتا هے - ایک رقم بطور ٹیکس کے بھی ترکوں کیلیے لگا دی تھی جو تمام ترک حاجیوں کو دینی پڑی -

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

قیمت حصہ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے -

شئون عثمانیه

طیاره چي صادق بے

عثماني طیـاره چي : فتحي بے

شهـــداء راه کشـف وسیـاحـت

نـور اللـــه مـرقـــد همـــا

جبکه یورپ کي سرزمین جانفروشان ملت و فدا کاران کشف و علم کی یکسر شهادتگاه هے ' اور جبکه پیروان اسلام اپني جانفروشي کے اولین سبق کو بهلا چکے هیں ' تو ان جانفروشان سیاحت ' ان شهداے علم ' ان فدا کاران ملت و وطن ' یعنی اولوالعزم فتحي بے و صادق بے کي روحیں سامنے آکر ماتم گذاران ملت کو مایوسي سے روکتي هیں !

اخبارات میں انکی سیاحت اور درد انگیـز شهـادت کا حال چهپ چکا هے ' اور الهلال میں مرحوم فتحي بے کي تصویر بلقیس شوکت خانم کے هوائي جهاز کو چلاتے هوے آپ دیکهه چکے هیں - یه دونوں جانباز قسطنطنیه سے روانه هوے تاکه افریقه تـک کا سفر هوائي جهاز میں سب سے پہلے طے کریں -

بلاد اسلامیه کی آس ساکـن اور افسرده فضا میں جو فتح یاب جهنڈوں ' اور بلند قامت نیزوں کو دیکهنے کي جگـه اب عرصے سے صرف نا کامي کي آهوں اور مظلوموں کي چیخوں هی کو سن رهي هے ' یکایک هواے عزم و اولوالعزمی کے دو آسمان پیما عقـاب طیـران علم و اکتشاف کے پروں سے بلند هوتے هوے اور اڑتے هوے نظر آے :

ویصعـد حتی یظن الوری
بان لـه حاجـة فی السماء !

یه سیاح فضائي مختلف شهروں میں قیام کرتے هوے بیروت پهنچے اور هر جگه انکے استقبال کا عظیم الشان اهتمام کیا گیا مصر میں خبر پهنچي که عنقریب تخت گاه فراعنه کي پر اسرار فضا میں بهي نمودار هونے والے هیں - اس خبر نے تمـام ادني و اعلی حلقوں میں ایک هنگامۀ انتظار پیدا کر دیا - پرنس عمر طوسون پاشـا کي زیر ریاست ایـک کمیٹي قائم هوئي تاکه ان اولو العزم مهمانوں کا استقبال کرے -

لیکن عین شوق و انتظـار کے اس هجوم میں تار برقیوں نے خبر سنائي که بیت المقدس کي طرف اڑتے هوے مقام سمرا کے قریب ایک خاتمه کن حادثه هوگیا ' اور ۱۵۸ کیلیومیٹر کي بلندي سے دونوں سیاح گر کر شهید هوگئے ! انا لله و انا الیه راجعون !

اس خبر نے تمام بلاد عثمانیه میں تہلکه مچا دیا - قسطنطنیه میں چار ستوں انکي یادگار میں نصب هونگے - مصر کي کمیٹی چنده جمع کر رهي هے تاکه دو هوائی جهـاز دولت عثمانیه کو نذر کرے - انمیں سے ایک کا نام "فتحي" اور ایک کا "صادق" هوگا -

یه هوائي سیاحت تاریخ طیران انساني میں همیشه یادگار رهیگي - جرمني اور فرانس کے بڑے بڑے ماهرین فن طیران کي رائیں شائع هوئی هیں جنمیں اس سیاحت کي اولو العزمي کا اعتراف کیا هے - ایک جرمن اخبار لکھتا هے که "جسقدر مسافت فتحي بے نے ایک هي سفر میں طے کي ' آجتک هم بهي نه کرسکے - اس نے ۹۸ - کیلـو میٹر صرف ۵۳ منٹ میں طے کیا ! "

ایک امریکن نامه نگار لکهتا هے :
" میں نے ایسي خوفناک پهاڑیوں کے اندر سے آسے نکلتے هوے دیکها ' جنکے تصور سے انسان کانپ اٹھتا هے - وه جس حیرت انگیز مشاقي سے نیچے اتر آتا تها اسکی نظیر یورپ میں بهی اب تک نہیں دیکهي گئي "

فهـــرست ممبـــران مسلـــم وفـــد

جو ٢٥ مارچ کو دهلي ميں پيش هوا

(١) نواب ذو الفقار علي خاں سي' اِس' آئي - ماليرکوٹله - (٢) ڈاکٹر ناظر الدين حسن بيرسٹرايٹ لا - لکهنؤ (٣) آنريبل راجه سر محمد علی محمد خاں بهادر کي - سی - آئی - اے - محمود آباد (٤) حاجی محمد موسی خاں صاحب دتاولي - (٥) منشي محمد احتشام علي صاحب لکهنو - (٦) پرنس غلام محمد صاحب سابق شريف کلکته خاندان ميسور - (٧) آغا سيد حسين صاحب شوستري کلکته - (٨) پرنس افسر الملـک اکرم حسين صاحب کلکته - (٩) پرنس احمد حليم الزماں خاندان ميسور - (١٠) حاجي بخش الهي خانصاحب سي - آئي - اي - دهلي - (١١) شفاء الملـک حکيم رضي الدين احمد خاں صاحب دهلي - (١٢) آنريبل کپتان ملک عمر حيات خاں ٹوانه - سی - آئی - اي - دهلي - (١٣) مفتي فدا محمد خاں بيرسٹر ايٹ لا - پشاور (١٤) مسٹر مظهر الحق بيرسٹرايٹ لا بانکي پور - (١٥) محمد علي اسکولر ايڈيٹر کامريڈ و همدرد دهلي (١٦) شوکت علي اسکولر معتمد خدام کعبه دهلي (١٧) چودهري غلام حيدر ايڈيٹر " زميندار " لاهور (١٨) ايم - غلام حسين سب ايڈيٹر کامريڈ (١٩) مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل (٢٠) سيد وزير حسن بي - اے انريري سکريٹري آل انڈيا مسلم ليـگ لکهنو (٢١) ميجر سيد حسن بلگرامي علي گڈه (٢٢) آنريبل سر ابراهيم رحمت الله بمبئي - (٢٣) منشي محمد اظهر عليصاحب بي - اے جائنٹ سکرٹري آل انڈيا مسلم ليـگ - (٢٤) ڈاکٹر مختار احمد انصاري - دهلي - (٢٥) خاں بهادر الله بخش خانصاحب لاهور سابق پوليٹکل اسسٹنٹ - (٢٦) کپتان نواب احمد نواز خاں سدوزئي ڈيره اسمعيل خاں - (٢٧) نواب عبد المجيد صاحب سي - آئي - اي بيرسٹرايٹ لا اله آباد - (٢٨) آنريبل خاں بهادر خواجه يوسف شاه امرتسر - (٢٩) خاں بهادر شيخ غلام صادق صاحب امرتسر - (٣٠) سيد عبد الرشيد بي - اے - ايل - ايل - بي اجمير (٣١) آنريبل مسٹر غلام حسن - بی - اے - ايل - ايل - بي - حيدر آباد سنده صدر انجمن انجمن اسلاميه - (٣٢) حاجي يوسف حاجي اسمعيل ثعبانی صدر انجمن ' انجمن اسلاميه بمبئي - (٣٣) مولوي سيد ابو العاص صاحب آنريری مجسٹريٹ پٹنه - (٣٤) خاں بهادر نواب سرفراز حسين صاحب پٹنه - (٣٥) محمد علي طيب جي قادر بهائي بيرسٹرايٹ لا صدر انجمن ضياء الاسلام بمبئي (٣٦) شيخ محمد فايق صاحب بی - اے - ايل - بي - فيض آباد (٣٧) حافظ محمد عبد العليم صاحب کانپور - (٣٨) سيد فضل الرحمن صاحب بی - اے - ايل - بی - کانپور - (٣٩) آنريبل خاں بهادر مير اسد علي مدراس - (٤٠) آنريبل سيد قمر الهدی بيرسٹر ايٹ لا بختيار پور - پٹنه - (٤١) محمد علي جناح اسکولر بيرسٹر ايٹ لا بمبئی (٤٢) مولوي حبيب الرحمن خاں صاحب شرواني عليگڈه - (٤٣) صاحبزاده آفتاب احمد خاں اسکولر بيرسٹر ايٹ لا علي گڈه (٤٤) شيخ عبد الله اسکولر بي - اے - ايل - بي علی گڈه (٤٥) خاں بهادر مولوي مقبول عالم صاحب وکيل بنارس - (٤٦) تصدق احمد خاں اسکولر بيرسٹر ايٹ لا عليگڈه - (٤٧) آنريبل مسٹر جي - ايم بهرگری بيرسٹرايٹ لا سنده - (٤٨) محمد عبد العزيز اسکولر بيرسٹرايٹ لا پشاور - (٤٩) شمس العلما مولوي شبلي نعماني - (٥٠) نواب محمد جعفر علي خانصاحب شيش محل لکهنو - (٥١) نواب زاده محمد سيد علي خان بي - اے شيش محل لکهنو - (٥٢) مولوي غلام محي الدين خاں صاحب وکيل قصور پنجاب (٥٣) خاں بهادر مولانا ابو الخير صاحب شمس العلما غازي پور (٥٤) مسعود الحسن اسکولر بيرسٹر ايٹ لا مراد آباد - (٥٥) آنريبل مولوي سيد محمد طاهر صاحب وکيل مونگير - (٥٦) چودهري محمد امير الحق صاحب بختيار پور مونگير - (٥٧) مولوي شيخ کمال الدين احمد صاحب امين دار مشکی پور مونگير - (٥٨) شيخ ظهور احمد اسکولر بيرسٹر ايٹ لا مراد آباد (٥٩) خاں صاحب مولوي بشير علی خانصاحب آنريری سکرٹری انجمن اسلاميه لاهور (٦٠) نواب محمد علي خانصاحب قزلباش لاهور (٦١) عبد المجيد خواجه اسکولر کينٹب بيرسٹر ايٹ لا عليگڈه - (٦٢) سيد علي عباس بخاري اسکولر (آکسن) سکرٹري پراونشل مسلم ليـگ پشاور - (٦٣) آنريبل نواب محمد ابراهيم عليخان کنجپوره پنجاب - (٦٤) سيد ظهور احمد اسکولر بي - اے - ايل - بی - جائنٹ سکرٹري پراونشل مسلم ليـگ لکهنو (٦٥) سيد عبد العزيز اسکولر بيرسٹر ايٹ لا بانکي پور (٦٦) سيد علي حسن خان صاحب خان بهادر سابق ممبر کونسل اندور اسٹيٹ و سابق مدار المهام رياست جاوره (٦٧) احسان الحق اسکولر بيرسٹر ايٹ لا جالندهر (٦٨) مولوي محبوب عالم صاحب اڈيٹر پيسه اخبار لاهور (٦٩) مولوي محمد يعقوب صاحب وکيل مراد آباد (٧٠) خان بهادر مولانا ايچ - ايم ملک ناگپور پريسيڈنٹ سي - پي - مسلم ليگ (٧١) آنريبل عبد الحسين آدم جي پير بهائي جي بمبئي (٧٢) حاذق الملک حکيم حافظ محمد اجمل خان صاحب دهلي (٧٣) خواجه گل محمد خان صاحب پليڈر چيف کورٹ پنجاب - (٧٤) آنريبل سر فاضل بهائي کريم بهائي ابراهيم کے - سي - آئي - اي - بمبئي (٧٥) آنريبل راجه سيد ابو جعفر صاحب پيرپور فيض آباد (٧٦)، آنريبل خان بهادر نواب سيد نواب علي چودهري بنگال - (٧٧) خان بهادر شيخ رحيد الدين صاحب ميرٹهه (٧٨) سيد آل محمد اسکولر بيرسٹر ايٹ لا سابق ڈپٹي کمشنر صوبجات متوسطه - (٧٩) مولانا سيد کرامت حسين صاحب سابق جج اله باد هائي کورٹ - لکهنؤ (٨٠) آنريبل شيخ شاهد حسين صاحب بيرسٹر ايٹ لا لکهنؤ تعلقدار گديا (٨١) نواب محمد اسحاق خانصاحب سکريٹري ايم - اے - او - کالج - علي گڈه (٨٢) شمس العلماء مولوي سيد احمد صاحب امام جامع مسجد دهلي (٨٣) قاضي نجم الدين احمد صاحب ميرٹهه (٨٤) خواجه حسن نظامي دهلی -

اشتـــهـــار

طب جديد اور اپنے چاليس ساله ذاتي تجربے کي بناپر دو کتابيں تيار کی هيں - صحت النساء ميں مستورات کے امراض اور محافظ الصبياں ميں بچوں کي صحت کے متعلق موثر تدابير سليس اردو ميں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائي هيں - ڈاکٹر کرنيل زيڈ احمد صاحب نے بهت تعريف لکهه کر فرمايا هے که يه دونوں کتابيں هر گهر ميں هوني چاهيں - اور جنابه هر هائينس بيگم صاحبه بهوپال دام اقبالها نے بهت پسند فرما کر کثير جلديں خريد فرمائي هيں - بنظر رفاه عام چهه ماه کے ليے رعايت کي جاتي هے - طالبان صحت جلد فائده اٹهائيں -

صحت النساء اصلی قيمت ١ روپيه - ١٠ آنه - رعايتی ١٢ آنه محافظ الصبياں ' اصلي قيمت ٢ روپيه ٨ آنه - رعايتی ١ روپيه - اردو ميڈيکل جورس پروڈنس معه تصاوير اس ميں بهت سي کار آمد چيزيں هيں اصلي قيمت ٢ روپيه ٨ آنه - رعايتي ١ روپيه علاوه محصولڈاک وغيره -

ملنے کا پته :- ڈاکٹر سيد عزيز الدين گورنمنٹ پنشنر ميڈيکل افيسر دو جانه - ڈاکخانه بهري ضلع رهتک -

مقالات

هوائي جنگ

ابهي کل کي بات ہے جب هم کہتے تھے که " فلاں شخص هوا میں لڑتا ہے " اسکے معني هر شخص یه سمجهتا تها که وه اپني قوت کو ایک ایسی جد و جہد میں ضائع کرتا ہے جو وهمي ' خیالي اور بے بنیاد و لا حاصل ہے -

لیکن کیا آج بهي هوا میں لڑنے کے یهيّ معني هیں ؟

* * *

اسرار و نوامیس فطرت کے انکشاف نے نوع انسان کي تاریخ میں کسقدر حیرت انگیز انقلاب پیدا کردیا ہے ! انسان کے هزار ها خیالات جنکي وه کل تک نہایت شغف و شیفتگی کے ساتهه تمنا کرتا تها ' اور انکو اپنے دسترس سے باهر پاکر اپنے تخیل سے مدد لیتا تها ' وهي خیالات واقعیت کے لباس میں آج اسکي روزانه زندگي کے اندر موجود هیں ' اور اسدرجه معمولي اور پیش پا افتاده معلوم هوتے هیں ' گویا ان میں کوئي اعجوبگي و حیرت افزائي نہیں یا وه همیشه سے اسي طرح هوتے آئے هیں !

تبارك الذي بیده الملك ٥ وهو علی کل شی قدیر !

مثال کے لیے کہربا یا بخار کي طرف اشاره کافی ہے - کیا آج سے چند صدي قبل کسي بڑے سے بڑے حکیم کے تخیل میں بهي یه آسکتا تها که ایک شخص جس پر نه ملائکۂ آسماني نازل هوتے هوں ' نه جن و عفریت اسکے تابع هوں ' اور نه نجوم و رمل کے حساب و نقوش سے واقف هو ' ایسا شخص صرف پانچ منٹ میں ۸ هزار میل کا قطر رکهنے والے کره کے هر گوشے کي خبر معلوم کرسکتا ہے ؟

یا یه که باد رفتار گهوڑے جس راه کو هفتوں میں طے کرتے هوں انکو ایک بے روح و رواں آهني جسم بغیر کسي طاقت معجزه نما کے چند گهنٹوں میں قطع کرسکتا ہے ؟

هاں اسوقت کے ایک بڑے سے بڑے حکیم کے تخیل میں بهي یه نہیں آسکتا تها ' لیکن اب ٹیلیگراف آفس کے ایک کلرک اور ٹرین کے ایک ڈرایور کي کم قیمت زندگي کا ایک معمولي مشغله ہے !

* * *

بیشک ابهی چند سال قبل تک " هوائي جنگ " محض ایک خیالي استعاره تها مگر اب ایک حقیقت ہے جو اگر آج واقع نہیں هوئی تو کل ضرور هي هوکر رهیگي -

جسطرح که بخار (اسٹیم) کے اکتشاف اور فن جهاز سازي کي تازه اختراعات نے انساني هستي کے لیے موت کا نیا دروازه کهولدیا تها ' اسیطرح هوائی جہازوں کي اختراع نے بهي کشت و خون اور قتل و سفاکي کا ایک نیا دروازه کهولدیا ہے جو گذشته تمام دروازوں سے کہیں زیاده هولناک اور فظیع و مهیب ہے - یه ایک عالمگیر خیال ہے که اگر هوائي جنگ هوئی (اور ایک نه ایک دن یقیناً هوگي) تو اسوقت اتني شدید خونریزي هوگي جسکي نظیر انسان کے اس دور زندگي میں بهي نہیں ملسکتي جسکي تاریخ کا هر صفحه میدان جنگ کے خون سے رنگین ہے !

سلطنتوں میں عام طور پر دهشت و خوف ' اور سرگرمي و مستعدي کي هوا چل رهي ہے - هر سلطنت اپنے انسان پاش اور جہنمی سامان جنگ کے لیے هوائي جهاز اور هوائی جهازرانوں کے انتظام میں مصروف و منہمک ہے -

* * *

هوائي جهاز میں معتدل اور ممزوج هوا کے حاصل کرنے کا آله جو تیارچي ناک سے لگا لیتا ہے

اس استعداد و تیاري میں فرانس کا قدم سب سے آگے ہے - اس نے سنه ۱۱ ء میں ۲۴۸۰۰۰ پونڈ ' اور سنه ۱۲ میں ۱۸۰۰۰۰۰ پونڈ آلات پرواز پر صرف دیے - اس سال ۱۷۰۰۰۰۰ صرف کریگی -

فرانس کے بعد جرمنی کا نمبر ہے - جرمني اس سال اپنے آلات پرواز پر ۱۸۰۰۰۰۰ پونڈ صرف اپنے خزانے سے اور اسکے علاوه ۳۵۰۰۰۰ - اس چنده سے صرف کریگي جو قوم نے هوائی بیڑے کے لیے کیا ہے !

جرمنی کے بعد برطانیه کا نمبر ہے - اس نے بهي اپنے سالانه بجٹ میں ایک کثیر رقم آلات پرواز کے لیے رکهی ہے -

ان حالات کو دیکهتے هوے معلوم هوتا ہے که وه وقت دور نہیں جب هوائي جهازوں کا بهي ایک خاص جنگي صیغه هوگا ' اور اس پر کم و بیش اسیقدر صرف هوگا جسقدر که اسوقت جهازوں پر صرف هو رها ہے -

* * *

اسوقت تک جسقدر هوائي جهازوں کا تجربه هوچکا ہے وه پانچ قسمونکے اندر بیان کیے جاسکتے هیں :

(۱) وه جنکے دونوں پہلوؤں کي کمانیاں (جنکو ضلع یا پسلي کہتے هیں) سخت هوتي هیں -

(۲) جنکے پہلو میں یه پسلیاں یا کمانیاں نہیں هوتیں -

(۳) ایک درجه والے " ایرو پلین " .

(۴) دوسرے درجے والے " ایرو پلین "

(۵) وہ " ایرو پلین " جو مسطح آپ پر گھومتے هیں اور اسکے بعد هوا میں بلند هوتے هیں -

ان پانچ قسموں میں سے دو اول الذکر قسم کے جهاز خود نهیں اڑتے بلکه ایک ایک غبارہ ان میں اڑتا ھے -

ان غباروں سے اڑنے والے جهازوں میں ایک قسم زمین کے جهازوں کي ھے - زمین کے جهازوں کی حقیقت یه ھے که پہلے ایک غبارہ گیس سے بھرا جاتا ھے - اس غبارہ میں ایک هوائي جهاز بندھا هوتا ھے - اس میں ایک پنکھا هوتا ھے جو نهایت تیز چلتا ھے - غبارہ جب چھوڑا جاتا ھے تو وہ هوا میں بلند هوتا ھے ' اور اپنے ساتھه اس جهاز کو بھي بلند کردیتا ھے - جب جهاز سطح زمین سے کسیقدر اونچا هوجاتا ھے تو یه پنکھا چلنے لگتا ھے - اس پنکھے کے چلنے سے جهاز آگے بڑھتا ھے - اس طرز کے هوائي جهاز کي شرح رفتار پچاس میل فی کھنٹه ھے -

حکومت جرمني نے تمامتر توجه اسي طرز کے جهاز پر پہلے کي ' مگر اب وہ ایک اور قسم کا جهاز تیار کرا رهي ھے جسکي رفتار امید ھے که ۵۵ میل فی کھنٹه هوگي - یعني ریل کي تیز ترین میل کے برابر اور دریائي جهازوں سے دو چند تیز !

جرمني نے اس سے پہلے ایک اور آهن پوش هوائي جهاز بنایا تھا - اسکي شرح رفتار ۵۰ میل في کھنٹه تھي - ابھی اسمیں ترقي کی کوشش هو رهی ھے اور امید ھے که ۶۰ میل تک اسکي شرح رفتار هو جائیگي -

اسوقت هوائي جهازوں کے لیے آندھي ایک شدید ترین خطرہ ھے لیکن اگر ترقي رفتار کي کوشش میں کامیابي هوئي اور حسب امید هوائي جهاز ۶۰ میل فی کھنٹه چلنے لگے تو پھر غالباً یه خطرہ باقي نه رهیگا ' اور فضاؤ جو کي حالت خواہ کتنی هي ناساز گار کیوں نه هو ' مگر هوائي جهاز بے خوف و هراس سفر کرسکینگے -

* * *

جسطرح که دریائي جهازوں میں توپیں رهتي هیں ' اسیطرح هوائي جهازوں میں بھي توپیں رکھي جاتي هیں - انکے گولے فضا میں پھٹتے هیں اور ان سے لوھے کے ٹکڑے نکلکے پھیلتے هیں - ان گولوں میں [illegible] هوتا ہے اور ان کے پھٹنے کے بعد ایک دھواں سا پھیل جاتا ھے اور سامنے کي چیزیں نظر نهیں آتیں - نیز وہ گولے بھي پھینکے جا سکتے هیں جنمیں ڈاینا میٹ هوتا ھے - غرضکه هر قسم کے گولے ان توپوں سے پھینکے جاسکتے هیں -

یهاں قدرتاً سوال پیدا هوتا ھے که اسقدر بلندي اور بعد مسافت کے با وجود کیا توپوں کي شست صحیح بندھسکتی ھے ؟ بیشک بظاهر یه مشکل معلوم هوتا ھے - صحراء لیبیا میں هوائي جهازوں کو اسي لیے کامیابي نه هوئي مگر اب کوشش نے اس مشکل کو بھي آسان کر دیا ھے - اب شست نهایت آساني سے باندھي جاسکتي ھے ' اور اگر پهلي دفعه نشانه خطا کریگا تو دوسري مرتبه یا تیسري مرتبه ضرور هي لگیگا -

هوائي جهاز رانوں کے پاس ایک آله هوتا ھے جسکو ارتفاع نما (اسٹیٹرسکوپ) کہتے هیں - اس آله سے نهایت صحیح طور پر معلوم هو جاتا ھے که اب جهاز سطح آب سے کسقدر بلندي پر ھے - اس آله سے جهاز کو حسب ضرورت پست و بلند کرنے میں بھي بهت مدد ملتي ھے -

جیسا که هم نے ابھي بیان کیا ھے پہلے جرمني نے هوائي جهازوں کي تمام قسموں سے صرف زپلن طرز کے ان جهازوں کي طرف توجه لي تھی جو غبارہ کے ساتھه اڑتے هیں ' اور فرانس نے اسکے جواب میں ایرو پلین کو اپني کوششوں کا مرکز قرار دیا تھا ' مگر چونکه دونوں سلطنتوں میں عداوت شدید اور مقابله و همسري کا سخت جوش ھے ' اسلیے اب ان میں سے هر ایک اسي قسم کے جهازوں کے انتظام میں سرگرم ھے جو دوسرے نے بنوالے هیں تا که اگر مبادا جنگ کے وقت ایک قسم کے جهاز نا کامیاب ثابت هوں تو حریف بازي نه لیجا سکے ' اور فوراً دوسرے قسم کے جهازوں سے اسکا مقابله کیا جاسکے -

برطانیه ایک بحري سلطنت ھے اسلیے قدرتاً وہ ان هوائي جهازوں کي طرف مائل ھے جو مسطح آب پر گردش کرکے هوا میں بلند هوتے هیں - امید ھے که اس سال کے ختم هوتے هوتے اسکے پاس اس قسم کے ۷۵ جهاز هوجائینگے -

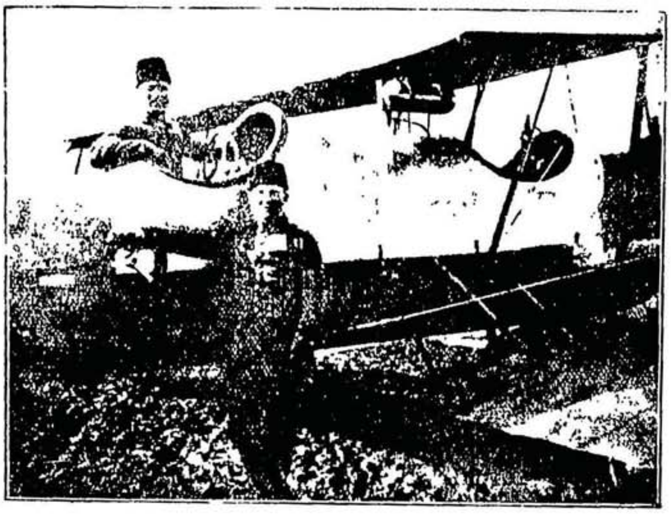

دولت عثمانیه کا نیا زیپلن قسم کا هوائي جهاز

برطانیه اپنے آپ کو ایرو پلن اور زپلین ' دونوں سے بے نیاز سمجھتي ھے - اسکا خیال ھے که اگر اسکے بیڑے کے پاس ان گردش کن جهازوں کي کافي تعداد هو جاے تو پھر اسے دشمن کا خطرہ نهیں ' چنانچه اسکا ارادہ ھے که اپني مقبوضات میں اس ترتیب سے هوائي جهازونکے اسٹیشن بنائیگی که اسکے تمام مقبوضات کے گرد ایک منطقه یا دائرہ سا بنجائیگا اور جسطرح که قلعوں میں دشمن کی نقل و حرکت کي نگراني هوتي رهتي ھے ' اسیطرح ان اسٹیشنوں سے دشمن کے هوائي جهازوں کي نقل و حرکت کي نگراني هوتی رهیگي -

برطانیه اپنے حریف جرمني اور اپنے حلیف فرانس ' دونوں سے هوائي جهازوں میں پیچھے ھے ' حالانکه دونوں اسکے گھر کے دروازے پر هیں اور هر وقت حمله کر سکتے هیں - اسلیے انگریزي اخبارات مضامین اور تصاویر کے ذریعه اپني قوم کو اس اهم نقص کي طرف متوجه کر رھے هیں - کوئي هفته ایسا نهیں آتا که انگریزي ڈاک میں هوائي جهازونکے متعلق مضامین یا طرح طرح کي تصاویر نه هوں -

انگریزي اخبارات کا خیال ھے که غباروں سے اڑنے والے هوائي جهازوں کی نسبت ایرو پلین زیادہ قابل اعتماد هیں - کیونکه ایک غبارے والا جهاز جتنے صرف سے تیار هوتا ھے ' اتني رقم میں ۳۵ ایرو پلین بنتے هیں - اسکے علاوہ ایرو پلین کا بنانا آسان ھے اور ایک وقت میں بهت سے بن جا سکتے هیں ' لیکن غبارے والے جهازوں میں یه دونوں امر مفقود هیں -

ایک اور بهت بڑا فرق یه بھی ھے که غبارے والے جهاز میں جهاں گولي لگي اور سارا جهاز برباد هوگیا - لیکن اگر ایرو پلین کے دونوں

جازو گولیوں سے چھلنی بھي هوجالیں' جب بھي اس کے باقي حصے پر کولي اثر نہیں پڑتا -

پھر یہ کچھہ ضرروري نہیں کہ هوالي جہاز دن هي کو اڑیں - کبھي شب کو بھي تو ضرورت هوگي ؟ مگر روشني صرف ایرو پلین هي میں هوسکتي هے - ایرو پلین میں نہایت آساني سے برقی روشني کا سامان رکھا جاتا هے اور اس سے آپ زمین کو پوري طرح دیکھکر جہاں مناسب موقع معلوم هو وهاں اتر سکتے هیں - مگر غبارے والے جہازوں میں دونوں باتیں ممکن نہیں - خصوصاً اترنا اسوقت تک ممکن هي نہیں جب تک کہ زمین پر چند آدمي موجود نہ هوں اور اسکي مہار کو نہ کھینچیں - اگر اتفاق سے کسي ایسي جگہ اترنا هے جہاں کولي مہار کھینچنے والا نہیں هے تو اترنا محال هوگا -

البتہ غبارے والے جہاز میں یہ فائدہ بہت بڑا هے کہ جنگ میں پانچ ڈاینامیٹ تک اپنے ساتھہ رکھسکتا هے' حالانکہ اتنے ڈاینامیٹ کے لیے کم از کم ۳۵ ایرو پلینوں کي ضرورت هوگي -

لیکن ایرو پلین مسلسل ٦ سو میل کا سفر بھي کرسکتا هے - یعني یہ بالکل آساني سے ممکن هے کہ وہ دشمن کي قلمرو میں دور تک چلا جاے' گولہ باري کرے' اور پھر بغیر اترے واپس چلا آے - یہ صحیح هے کہ کبھي کبھي دشمن کو اسکا علم هوجاتا هے اور اپني توپوں کے دهانے اسکي طرف پھیر دیتا هے' مگر یہ نقصان غبارے والے جہازوں کے متعدد نقصانات کے مقابلے میں بالکل هیچ هے - فرض کرو کہ دس ایرو پلین دشمن پر حملہ کرنے گئے جنمیں سے پانچ کو اس نے ضائع کردیا' تو اس صورت سے تو یہ بہر حال بہتر هے کہ ایک هي غبارے والا جہاز گیا اور ضائع هوگیا - کیونکہ هم پہلے بیان کرچکے هیں کہ ایک غبارے والے جہاز اور ۳۵ ایرو پلینوں کے مصارف یکساں هوتے هیں -

* * *

آجکل فرانس اور جرمني کی تمامتر توجہ کا محور و مرکز هوالی جہاز هیں اور دونوں سلطنتوں میں نہایت زور و شور اور سرگرمي و انہماک سے تیاریاں هو رهي هیں - فرانس نے مقام تول' وردین' شالون' سیرین' بالو دیک' اور ابینال میں ایرو پلین کے اسٹیشن بنواے هیں - انکے علاوہ جا بجا کثرت سے غبارے والے جہازوں کے بھي اسٹیشن' گیس کے سفري کارخانے' نیز ان جہازوں کے رکھنے کے لیے سفري گھر طیار کرالے هیں -

با ایں همہ جرمني اس میدان میں فرانس سے آگے هي هے - اسکے پاس اسوقت زمین کے طرز کے چار بڑے آهن پوش غبارے والے جہاز هیں' جو اسطرح هر وقت اڑتے رهتے هیں گویا دشمن دروازوں تک آگیا هے !

ان چار جہازوں میں سے دو فرانسیسي سرحد پر رهتے هیں اور دو روسي سرحد پر - ان میں سے هر جہاز هر وقت اسطرح تیار رهتا هے کہ دشمن پر حملے کے لیے ایک معمولي اشارہ کافي هے - جرمنی اس سال ۹ غبارے والے جہاز اور بنانا چاهتي هے اور غالباً آیندہ سال اس سے دو چند بنالیگي -

آثار عتیقہ

مصـــر

علم آثار مصر

اجپٹیا لوجیا

درآبۂ دجلہ و فرات کی طرح مصر بھي تمدن کا دیرینہ گہوارہ اور عجائب و غرائب تعمیر کا ایک شہر آباد هے - البتہ آثار دوابہ کے برخلاف مصر کے تمام آثار زیر خاک مدفون نہیں هیں بلکہ اُس کے سب سے بڑے آثار سطح زمین پر سر بفلک استادہ صلاے نظارگي دے رهے هیں جسکے جواب میں هزارها سیاح اکناف و اقطار عالم سے هر سال مصر آتے رهتے هیں -

تمام قدیمي سرزمینوں میں مصر کو متعدد وجوہ سے خاص خصوصیات حاصل هیں جو نہ یونان کو حاصل هولیں' نہ هندوستان کو' اور نہ رومۃ الکبری کے پر عظمت تمدن کو:

(۱) جسقدر کثرت کے ساتھہ مختلف قدیمي تمدنوں کے آثار یہاں هیں اسدرجہ کہیں نہیں - یہ پوري سرزمین ایک شہر آثار هے -

(۲) اسکے زیادہ تر آثار فن تعمیر سے تعلق رکھتے هیں جو عرصے سے حوادث کے حملوں سے اپنے تلیں بچاے هوے هیں - برخلاف دیگر مقامات کے کہ غیر تعمیري آثار زائد تھے اور اسلیے ضائع هوگئے -

(۳) فن تعمیر کے جو نمونے مصر پیش کرتا هے' استحکام اور عظمت کے لحاظ سے دنیا کا کولي تمدن اسکا مقابلہ نہیں کرسکتا -

(۴) اسکي تعمیرات اسدرجہ بلند و محکم' یا زمین کي بلند ترین حصوں پر' یا سر بفلک میناروں کی صورتوں میں هیں جنکو ارضي تغیرات اپنے اندر چھپا نہ سکے - اسلیے وہ اب تک انسان کي نئي تعمیرات کي طرح زمین کے اوپر قائم هیں - حفریات (یعني زمین کھودنے اور نقب لگانے) کي مصیبتوں کي اسکے لیے ضرورت نہیں -

(۵) ممي کرکے انھوں نے لاشوں کو محفوظ رکھا جو اب عصر قدیم کا سب سے زیادہ قیمتي خزانہ هے - ایسا قیمتي اثر کولی ملک نہیں رکھتا -

(٦) اسکي اکثر تعمیرات منقش هیں جنسے تمدن قدیم کے معمے حل هوتے هیں - باستثناے ایران' کولي ملک اسقدر منقوش و مکتوب عمارتیں نہیں پیش کرسکتا - اسي بنا پر علماے آثار نے "آثار مصر" کي خاص طور پر تحقیقات کي اور اسکو ایک خاص فن بنا دیا جو اجپٹیا لوجي کے نام سے مشہور هے -

لیکن ابتک اردو کا خزینۂ علم آثار مصر کے نوادر و غرائب سے خالي هے' اور گو بعض آثار کے حالات شائع هوے هیں مگر انکا ماخذ تمامتر قدیم تصانیف هیں - اسلیے هم آج آثار مصریہ کا ایک سلسلہ شروع کرتے هیں' جنمیں زیادہ تر ان حالات کا ذکر کرینگے جو تازہ حفریات کے نتائج هیں' اور یورپ کے وقیع و معتدر مصري و غیر مصري رسائل میں شائع هوے هیں -

(ابو الهول)

اس سلسلے کی ابتداء هم ابو الهول سے کرتے هیں - سلسلۂ کوہ لوبیا کے امتداد سے فیوم اور نیل کے مثلث جزیرے (Delta) کے مابین ' اور رود نیل کي محاذات میں ' ایک وسیع میدان نوے میل تک پهیلتا هوا چلا گیا هے ' اور دریا کي طرف سے ایک عظیم الشان مجسمے تک پہنچ کر ختم هوتا هے - یهي وہ مجسمہ هے جسے عربي میں ابو الهول اور انگریزي میں (Sphins) کهتے هیں - قدیم مصري اسے صور نعس کهتے تھے -

ابو الهول مصري بت تراشي کا ایک بهترین نمونہ هے - یہ ایک عظیم الشان چٹان کو تراش کے بنایا گیا هے جو دامن کوہ میں واقع تهی - یہ بت گردن تک انسان کا سا هے اور اسکے نیچے سے اسکي شکل شیر کي هے - اسکي بلندي چوٹي سے لیکے زمین تک ۷۰ فیٹ اور ٹهڈي تک ۳۰ فیٹ هے - اسکا مجموعي قطر ۱۵۰ فیٹ هے ' اور چاروں ٹانگیں اور پنجے ۵۰ فیٹ کی هیں - عرض ۳۳ فیٹ هے - چہرہ ۱۴ فیٹ ' منهہ ۷ فیٹ ' ناک ۵ فیٹ ۶ - انچ ' اور کان ۴ فیٹ ۶ - انچ کے هیں !!

ابو الهول کے دیکھنے والے کو سب سے پهلي شے جو اپني طرف متوجہ کریگي وہ اسکي عظمت اور اسکا لازمی نتیجہ هیبت اور هولناکي هے ' لیکن اسکے بعد وہ ایک اور شے بهي محسوس کریگا جو اُسے حیرت و اعجاب میں ڈالدیگي -

ابو الهول جسقدر عظیم الشان هے ' اسکا اندازہ آپنے اس تفصیل سے کرلیا هوگا جو ابهي اسکے ابعاد ثلاثہ کے ذکر میں گذر چکي هے ' مگر با ایں همہ اسکے تمام اعضاء میں ایک عجیب و غریب تناسب هے جو بالکل ویسا هي هے جیسا کہ خود قدرت شیر کے جسم اور انسان کے چهرہ میں رکھتي هے !

ابو الهول موجودہ حالت میں

حیوان کے چهرہ میں آنکهہ ' ناک ' کان ' منهہ وغیرہ ' ان تمام اعضاء میں نهایت دقیق و نازک تناسب هوتا هے ' اور در حقیقت اسي تناسب کا دوسرا نام حسن هے - ابو الهول کے چهرہ میں یہ تناسب بتمامہ محفوظ هے ' اور اسی لیے دور سے دیکھنے والے کو معلوم هوتا هے کہ یہ چهرہ اپني اصلی حالت میں هوگا تو نهایت جمیل و خوش منظر هوگا - چنانچہ جب ایک بهت بڑے اثري (ارکیالوجسٹ) سے یہ دریافت کیا گیا کہ اس نے مصر میں سب سے عجیب شے کون سي دیکھي ؟ تو اس نے ابو الهول کا نام لیا ' اور جب ابو الهول کي ترجیح کي وجہ دریافت کی گئي تو اس نے کها کہ با ایں همہ عظمت جثہ و کبر حجم ' اسکے اعضاء میں ایسا عجیب و غریب تناسب هے کہ آج تک میري نظر سے نهیں گذرا - اس نے کها کہ مجھے سخت حیرت هے کہ اسکا بنانے والا اس دقیق و نازک تناسب کو اتنے بڑے بت میں کیونکر محفوظ رکهہ سکا ' جسکو قدرت انسان اور شیر کے مختصر اور چهوٹے سے جسم میں محفوظ رکھتي هے ؟

معلوم هوتا هے کہ بناتے وقت مرد کا چهرہ پیش نظر رکھا گیا تها کیونکہ تمام مراعات حسن و جمال کے ساتهہ ٹهڈي کے نیچے ڈاڑهي بهي تهي جسکو انگریزوں کي وطن پرستي مصر سے انگلستان لیگئي هے ' اور حالانکہ خود مصر کا عجائب خانہ خالي هے تو برطانی عجائب خانہ کی گیلریاں اس سے آراستہ هیں !

دنیا میں اتني چیزیں هیں جو زمانے کے دست برد سے محفوظ رهسکي هیں ؟ ابو الهول کے چهرہ کو کچهہ تو طول عهد اور امتداد زمانہ نے بگاڑا اور کچهہ بعض لوگوں کے جاهلانہ اقدامات نے جنهوں نے اس اثر قدیم کي قدر و قیمت نہ سمجهي -

سنہ ۷۸۰ میں محمد نامي ایک شخص تها جسکا تعلق خانقاہ ملاحیہ سے تها - اس شخص کو خیال هوا کہ ابو الهول کي اهل مصر پرستش کرتے هونگے - بهتر هے کہ اس بت کو توڑ دیا جاے - توڑنا تو آسان نہ تها مگر اُس نے اُسکا چهرہ بگاڑ دیا -

بد قسمتي سے اس اثر علمي کا مٹانے والا صرف یهي نہ تها بلکہ اس عهد کے بعض پادشاہ بهي اس اثم علمي میں شریک تھے - یہ زمانہ اُمراے ممالیک کا تها - یہ جاهل اسکے سر کو نشانہ بنا کے تیر اندازي کي مشق کیا کرتے تھے !

جیسا کہ آپنے اس تصویر میں دیکها هوگا جو آج شائع کي جاتي هے ' اب ابو الهول کا چهرہ بالکل بگڑ گیا هے - ناک اور کان ٹوٹ گئے هیں - آنکهیں بالکل بگڑ گئی هیں اور کنپٹي ' گال ' اور گردن میں خطوط پڑگئے هیں - جب کہ خود چهرہ هي درست نهیں تو اس روغن کا کیا ذکر جو اسکے گالوں پر لگا هوا تها اور جسکی وجہ سے ڈینڈن نے (جو سنہ ۱۷۴۷ اور سنہ ۱۸۲۵ کے درمیان میں تها) ابو الهول کا حلیہ بیان کرتے هوے لکها کہ یہ " گوشت اور زندگي هے " -

(ابوالهول اور حوادث ارضیہ)

آپ جانتے هیں کہ مصر افریقہ میں هے اور سرزمین افریقہ کے میدانوں میں بحر انطلاطیق کي طرح ریگ کے طوفان اٹهتے رهتے هیں - اسلیے قدرتاً ابو الهول کے اکثر حصوں کو بارها تودہ هاے ریگ نے چهپادیا اور هر بار کسي نہ کسي شخص کی همت نے تودوں کو صاف کیا -

ابو الهول کي یہ خدمت جس شخص نے سب سے پہلے انجام دي وہ مصر کا قدیم بادشاہ تحوتمس (Thotmes) رابع هے - وہ تحوتمس (Smenhetep II) کا بیٹا تها مگر اسکی ماں شاهي خاندان سے نہ تهي ' اسلیے اسکو امید نہ تهي کہ باپ کا تخت لے سکے گا - ایک دن تحوتمس شکار کهیلتا هوا نکلا اور کهیلتے کهیلتے اِدهر آ نکلا - وہ ماندگی سے چور چور هو رها تها اسلیے استراحت کے واسطے لیٹ گیا - اتنے میں اسکي آنکهہ لگ گئي - خواب میں دیکها کہ واسلفکس اُسکي ماں آئي هے اور اس سے کهتي هے کہ اگر تو اسکو صاف کر دیگا تو اس خدمت کے صلے میں تجھے باپ کا تخت حکومت ملیگا - تحوتمس کي آنکهہ کهلگئي اور اسکے بعد هي اس نے اسکي صفائي شروع کرائي - جب بالو بالکل هٹا دیا گیا اور ابو الهول کا هر حصہ نظر آنے لگا ' تو اس نے ایک ۱۴ فیٹ کي آهني تختي میں یہ تمام واقعہ خط تصویري (هیرو گیلیفي) میں کندہ کراکے اسے ابو الهول کي چاروں اگلي ٹانگوں کے درمیان نصب کرا دیا جو اس وقت تک موجود هے - اسکے بعد یہ وعدہ پورا هوا اور

مراسلات

مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوة

پٹنہ

مسلمانان پٹنہ کا ایک جلسہ بمکان جناب انریبل مولوي فخر الدین صاحب وکیل بتاریخ ۱۸. مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع منعقد ہوا اور اسمیں مندرجہ ذیل تحریکیں بہ اتفاق راے پاس ہوئیں :

(۱) چونکہ مسلمانان پٹنہ نے طلباء دارالعلوم ندوة العلماء کی اسٹرائک کي خبر نہایت رنج و افسوس کیساتھ سنی ہے جس سے احتمال ہے کہ اس بڑے اسلامي درسگاہ میں نقصان عظیم واقع ہو' اسلیے اس جلسہ کي راے ہے کہ ایک کمیشن ایسے اشخاص کا جنکو ندوة العلماء کے انتظامات سے کوئي سروکار نہ رہا ہو' اس غرض سے مقرر کیا جاے کہ تمام امور متعلق ندوة العلماء کي تحقیقات کرے اور ایک اسکیم بغرض اصلاح اسکے تیار کرکے نہایت جلد قوم کے سامنے پیش کرے -

محرک ـــ جناب مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر -

مؤیدین ـــ جناب خان بہادر آنریبل مولوي فخر الدین صاحب و جناب مولوي محمد حسین صاحب وکیل -

ایک عام جلسہ معاملات ندوہ کے تصفیہ کیلیے طلب کیا جاے -

محرک ـــ جناب مولوي مبارک کریم صاحب -

مؤیدین ـــ جناب مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر' سید نور الحسن صاحب وکیل -

انجمن خادم الاسلام گودھرا

انجمن خادم الاسلام گودھرا کا ایک جلسہ بتاریخ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ء منعقد ہوا جسمیں مندرجۂ ذیل ریزلیوشن پیش ہوکر باتفاق راے پاس ہوے :

(۱) یہ جلسہ طلباء ندوة العلماء لکھنؤ کي اسٹرائک پر اپنا دلي رنج و افسوس ظاہر کرتا ہے -

(۲) یہ جلسہ اکابرین قوم سے بادب مگر پر زور درخواست کرتا ہے کہ ہمدردان قوم کا ایک قائمقام کمیشن ندوة العلماء کي موجودہ خرابیوں کي تحقیقات کیلیے مقرر کیا جاے اور پوري سعي و کوشش کیجالے کہ قوم کي یہ مفید درسگاہ آفات سے محفوظ رہے -

(۳) یہ جلسہ مولوي خلیل الرحمن صاحب مدعی ناظم جدید ندوہ کے طریقۂ جبر واستبداد کو نہایت افسوس و حقارت کي نظر سے دیکھتا ہے -

(۴) یہ جلسہ علامہ شبلي نعماني کي اسلامي اور قومي خدمات کا دل سے معترف ہے' اور انپر اپنا دلی اعتماد ظاہر کرتا ہے -

خاکسار یحیی آنریري سیکریٹري انجمن

دسٹرکٹ مسلم لیگ بریلي

دسٹرکٹ مسلم لیگ بریلي کا ایک جلسہ بتاریخ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع زیر صدارت جناب مولوي ظہور الدین صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - وکیل ہائي کورٹ منعقد ہوا' اور بالاتفاق مندرجہ ذیل رزلیوشن پاس کیے گئے -

(۱) یہ جلسہ انجمن اصلاح ندوہ کے اغراض و مقاصد سے دلي ہمدردي ظاہر کرتا ہے جو حال میں اصلاح ندوة العلما کے لیے لکھنؤ میں قائم کي گئي ہے' اور اس امر کي سخت ضرورت محسوس کرتا ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو مسلمانان ہند کا ایک قائم مقام جلسہ طلب کیا جاے جو ندوہ کي موجودہ خرابیوں اور بد انتظامیوں کے رفع کرنیکی تجاویز پر غور کرے -

(۲) ڈسٹرکٹ مسلم لیگ بریلي نے لشکر پور کلکتہ کي مسجد اور قبرستان کي توہین کے حادثہ کو سخت افسوس کے ساتھہ سنا - یہ لیگ نہایت زور کیساتھہ اپنے اس احساس کو معرض تحریر میں لانا چاہتي ہے کہ یہ سخت بدنصیبي کي بات ہے کہ کانپور کا المناک حادثہ بے احتیاط حکام کے لیے سبق آموز نہ ہو سکا -

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ بریلي ان مسلمان لیڈروں کي غفلت شعاري پر نہایت افسوس ظاہر کرتي ہے' جنہوں نے فیصلۂ کانپور کے وقت اور اس کے بعد مسلمانان ہندوستان کو یہہ یقین دلایا تھا کہ عنقریب امپیریل کونسل میں مسودۂ قانون تحفظ معابد پیش کیا جائیگا' اور انسے یہہ دریافت کرنا چاہتي ہے "کہ ان کے ان خوش آیند وعدوں کے پورا ہونیکا وقت کب تک آنیوالا ہے ؟"

ردولي

مسلمانان ردولي ضلع بارہ بنکي کا ایک جلسہ بصدارت مولوي فرید الدین صاحب نعماني بتاریخ ۲۲ مارچ سنہ ۱۴ ع منعقد ہوا' جس میں بکثرت ہر طبقہ کے حضرات شریک تھے - بالاتفاق تجویز ہوا کہ یہ جلسہ ندوة العلما کي حالت کو سخت نازک و پرخطر دیکھکر بیحد متاسف ہے' اور اراکین ندوة العلما سے مستدعي ہے کہ براہ خدا قوم پر رحم فرماکر اور فوراً ایک غیر جانبدار کمیشن کے ذریعہ بے لاگ تحقیقات فرماکر اس کے نتیجہ سے قوم کو آگاہ فرمائیں' اور بعد اس کے ارکان ندوہ ایک جلسہ عام منعقد فرمائیں جس میں تمام دلچسپي لینے والے حضرات شریک ہوکر ایک قطعي فیصلہ ندوہ کے متعلق فرمائیں کہ قوم کو آے دن کے روح فرسا واقعات سے نجات ملے کیونکہ مایوسی بھی ایک سکون ہے - بیدار اقوام کو مسرت و انبساط کے جلسے مبارک - ہم کو جلسۂ عزا داري ہي سہي -

ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کي رونق
نالہ غم ہی سہی نغمہ شادي نہ سہی

اکبــر پــور

ضلع فیض آباد کے مسلمانوں نے ۲۰ - مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع کو ایک جلسہ عام منعقد کرکے حسب ذیل رزرلیوشن پاس کیے :

(۱) ہم مسلمانان اکبر پور' لشکر پور کی مسجد کے انہدام پر سخت رنج و اندوہ کا اظہار کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ حضور وایسرائے ہند اس پر توجہ مبذول فرماویں گے -

(۲) طلباء دارالعلوم ندوہ کی اسٹرائک اور ارا کین کی باہمی مخالفت اور قومی ایوان کو نقصان پہونچنے پر اظہار غم و الم کرتے ہیں -

(۳) ہم قوم کے بہی خواہ اور سچے درد مندوں سے بالتجا ملتمس ہیں کہ دارالعلوم میں جا کر غیر جانبدارانہ طریق سے طلبہ کی شکایت کو سنیں اور رفع کرنے میں کوشش فرمائیں اور پردۂ حجاب کو جو متعلمین اور ارا کین کے درمیان حایل ہوگیا ہے اٹھا دیں - نیز اس امر میں سعی بلیغ فرمائیں کہ دارالعلوم کا حال قابل اطمینان اور اسکا مستقبل شاندار نظر آئے -

دســنــہ

ندوہ کی موجودہ حالت زار سے متاثر ہوکر سکریٹری انجمن الاصلاح دسنہ نے ۲۰ مارچ کو ایک جلسہ منعقد کیا اور مندرجۂ ذیل رزرلیوشن پاس ہوے :

(۱) یہ جلسہ طلباے دارالعلوم کی اسٹرائک کو دارالعلوم کے حق میں فال بد تصور کرتا ہے - اس اسٹرائک کے اسباب میں معلمین اور منتظمین کے نا جایز دباؤ اور غیر اخلاقی برتاؤ کو داخل سمجھتا ہے -

(۲) یہ جلسہ ان لوگوں کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جن کی توجہ سے ایک کمیٹی بنام " اصلاح ندوہ " قائم ہوئی ہے - اور امید کرتا ہے کہ جلسہ عام میں ہر صوبہ سے کثرت سے لوگ شریک ہوکر ندوہ کی اصلاح و فلاح کی بہترین صورت قائم کرینگے -

(راقم عبد الحکیم)

گـیـا

ندوہ کے موجودہ خطر ناک حالات اخبارات سے معلوم کرکے معززین شہر گیا کا ایک عام جلسہ خاص طور پر انجمن ترجمۃ القرآن معروف گنج کے زیر اہتمام گیا کے مشہور وکیل جناب مولوی نورالدین صاحب بلخی کے مکان پر ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع کو منعقد ہوا - جسمیں علاوہ دیگر حضرات کے شاہ عبد العزیز صاحب کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ - جناب مولوی اکرم صاحب پیشکار - جناب مولانا مولوی ابو المحاسن محمد سجاد صاحب سکریٹری مدرسہ انوار العلوم - جناب مولوی حکیم قطب الدین صاحب - جناب مولوی انجم صاحب شریک تھے - جلسہ مذکور میں جو رزرلیوشن باتفاق راے پاس ہوے یہ ہیں :

" یہ جلسہ طلباے ندوہ کے افسوسناک واقعہ اسٹرائک پر اظہار رنج و افسوس کرتا ہوا یہ تجویز کرتا ہے کہ ایک غیر جانب دار تحقیقاتی کمیشن تفتیش معاملات کے لیے جلد از جلد مرتب ہو -

محرک - جناب مولانا مولوی ابو المحاسن محمد سجاد صاحب -

موید — جناب مولوی حکیم قطب الدین صاحب -

(۲) یہ جلسہ مولانا ابو الکلام و دیگر اصحاب کے اس طرز عمل سے اختلاف راے ظاہر کرتا ہے کہ کمیشن کے ارکان مشخص کرتے ہوے کسی عالم کا نام نہیں لیا ' یا لیا بھی تو دیوبند کے صرف ایک عالم کا - (یہ صحیح نہیں - مولانا عبد الباری کا بھی نام لیا گیا تھا - الهــلال)

محرک — جناب سید شاہ عبد العزیز صاحب کلرک -

موید — جناب مولوی انجم صاحب -

(۳) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ کمیشن میں فدایان قوم و علما کی تعداد مساوی ہو - اس کے خلاف صورت میں قوم کو کمیشن کی کار روائیوں پر ہرگز پورا اعتماد نہ ہوگا -

محرک — جناب سید مولوی نور الدین صاحب بلخی وکیل -

موید — مولوی اکرم صاحب پیشکار -

(۴) یہ جلسہ طلباء کے ان نقصانات کے متعلق جو ان کو اسٹرائک کے باعث ہرج اسباق کی صورت میں اٹھانا پڑا ہے

ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزی]

مسٹر ڈی - سی [illegible] - آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ

و سشن جج ہگلی و ہوڑہ

میرے لڑکے نے مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ ویلن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدی ہیں ' وہ تشفی بخش ہیں - ہمنے بھی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجے کی تیار ہوئی ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے "

کون نہیں چاہتا کہ میری بینائی مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹروں کی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگی -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھر کی عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - اصلی رولڈگولڈ کی کمانی یعنے سونے کا پترا چڑھا ہوا مع پتھر کی عینک کے ۶ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ ۶ آنہ -

مینجــر

ہمــزاد

لفظ ہمزاد کی حقیقت ' ہمزاد کے وجود پر مفصل بحث ' عمل ہمزاد کی تشریح اور اوس کا آسان طریقہ فن عمل خوانی پر تفصیلی گفتگو ' تاثیر عمل نہ ہونے کے اسباب ' اور اونکی اصلاح ' ایام سعد و نحس کا بیان ' دست غیب کے معنی ' دست غیب کا صحیح مفہوم ' مشکل کے حل کرنیوالے آسان اور مستند طریقے بزرگان دین نے جن طریقوں کی تعلیم فرمائی اونکا بیان - حب ' تفریق ' ہلاکی ' دشمن کے اعمال کی تشریح ' غرضکہ ہندوستان میں یہ سب سے پہلی کتاب ہے جس میں عملیات پر نہایت وضاحت کے ساتھہ عقلی و نقلی دلائل سے بحث کیگئی ہے ' اور سچے پکے - مستند - آسان عمل بیان کیے گئے ہیں - تین حصوں میں قیمت ہر سہ حصص مع محصول ۱۴ آنہ -

عرفان کی تجلی — حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری رح کے حالات میں تمثیل و مختصر تذکرہ قیمت ۴ آنہ -

حیات غوثیہ — حضرت غوث پاک کے صحیح اور مستند حالات قیمت ۲ آنہ -

دہلی کے شہزادوں کے دردناک حالات مع واقعات غدر وغیرہ صفحات ۲۵۰ قیمت ایک روپیہ -

ملنے کا پتہ کے - ایم - مقبول احمد نظامی سیوہارہ ضلع بجنور

اظهار همدردي كرتا هے - اور ساتهه هي ان كي اس حركت كو جو كالجوں اور سكولوں كي كورانه تقليد ميں عمل ميں آئي هے نفرت كي نگاه سے ديكهتا هے - كيونكه وه اپني تمام شكايات قوم كے سامنے بلا اسٹرائك كے بهي پيش كر كے اصلاح كے ليے اپيل كرسكتے تهے -

معرك ـــ جناب منشي نظام الدين صاحب پنجابي -

مويد ـــ جناب حكيم سعيد الحسن صاحب -

سكريٹري انجمن ترجمة القران معروف گنج - گيا

ملـتـان

انجمن اسلاميه ملتان كے جلسۂ منعقده ٢٢ مارچ ميں حسب ذيل رزوليوشن پاس كيا گيا :

" معزز مسلمانوں كا ايك كميشن اس امر كے ليے مقرر كيا جاے كه متعلمين ندوة العلما كے اسٹرائك كے متعلق پوري تحقيقات كركے تجاويز اصلاح قوم كے سامنے پيش كرے -

سيد مير حسن رايس پريسيڈنٹ انجمن اسلاميه ملتان -

پيـغـام سـفـارة عليۂ سابقـه

بنـام مسلـمانان هنـد

جميع برادران اسلام ! قسمت اسكے خـلاف هے كه ميں آينده آپ لوگوں ميں رهكے كام كروں - جب سے بمبئي آيا هوں مجهے كبهي صحبت نصيب نه هوئي - اسليے عثماني سفارت عامه سے مستعفي هونے پر مجبور هوں - مجهے سخت افسوس هے كه ميں هندوستـان سے جاتا هوں ' مگر آپ يقين كريں كه ميں هميشه مسلمانان هندوستان كے معاملات ميں همدردانـه دلچسپي ليتا رهونگا ' اور جهاں جاونگا وهاں اسلام كے نشات ثانيه كے ليے وقف خدمت رهونـگا - ميں اب معاملات سفارت كا ذمـه دار نهيں هوں - آپ سب كو ميرے سلامهاے محبت آگيں -

پـكا برادر ملي - خليل خالد بے

ايـك ضــروري جلســه

روز يكشنبه ٢٢ - ماه مارچ سنه ١٩١٤ع كو ايك اهم جلسه احمديه بلـڈنگـز لاهور ميں منعقد هوا ' جسميں سلسلۂ احمديه كے بهت سے اعيان و اكابر و وكلا و بعض عهده داران انجمن هاے پنجاب و سرحد شامل هوے - علاوه ديگر حضـرات كے سات ٹرسٹيان صدر انجمن احمديه قاديان بهي شامل تهے - يه جلسه بهت كاميابي سے هوا - بهت سے حضرات نے تقريريں فرمائيں اور اصحاب مضافات كے خطوط اور تاريں جو موصول هوئيں تهيں پڑهكر سنائي گئيں اور ذيل كے رزوليوشن متعدد طور پر منظور هوے - مجلس نے صاحبزاده صاحب كے انتخاب ميں جو يك طرفه كارروائي هوئي اسكو ناپسند كيا - (رزوليوشن حسب ذيل هيں)

(١) الوصيت كي رو سے چاليس مومنوں كے اتفاق راے سے بيعت لينے والے بزرگوں كا انتخاب هو سكتا هے - اور جماعت كي راے ميں يه ضروري هے كه بڑي بڑي جماعتوں ميں ايسے بزرگ بيعت لينے كے ليے منتخب كيے جائيں -

(٢) صاحبزاده صاحب كے انتخاب كو اس حد تك جايز سمجهتے هيں كه وه غير احمديوں سے احمد كے نام پر بيعت ليں يعني سلسله احمديه ميں انكو داخل كريں ' ليكن احمديوں سے دوباره بيعت لينے كي هم ضــرورت نهيں سمجهتے - اس حيثيت سے هم تسليم كرنے كے ليے طيار هيں - ليكن اسكے ليے بيعت كي ضرورت نه هوگي ' اور نـه يه امير اس بات كا مجـاز هوگا كه جو حقوق واختيارات صدر انجمن احمديه كو ابتدا سے حاصل هيں ' اسميں كسي قسم كي دست اندازي كرسكيں -

مندرجه بالا رزوليوشنوں كو عملي جامه پنهانے كے ليے مفصله ذيل ديگر رزوليوشن بهي اتفاق راے سے پاس هوے :

(٣) ايك وفد منتخب احباب كا صاحبزاده صاحب كي خدمت ميں حاضر هوكر مذكوره بالا رزوليوشن پيش كرے اور انكو ان رزوليوشنوں سے اتفاق كرنيكي درخواست كرے - ممبـران ڈپوٹيشن كو تعداد بڑهانے كا بهي اختيار ديا گيا هے -

اكسيــــر شفـــا دافع طاعـون و وبا

ايك كروڑ انسان يه مرض مار چكي هے

يهي ايك دوا هے جس كے استعمال سے هزاروں مريض تندرست هوچكے هيں اگر وبا زده مقامات ميں بطور حفظ ماتقدم هر روز ٥ بوند استعمال كي جاے تو پينے والا حمله مرض سے محفوظ رهتا هے - هدايات جس سے مرض دوسرے پــر حمله نهيں كـرتا ' اور مفيد معلومات كا رساله ايك سو صفحه كا مفت

آب حــيات

كا قصه مشهور هے اب تك كسي نے اسكي تحقيقات نهيں فرمائي محققين يورپ حـكما سلف خلف كے تحقيق كـرده مسايل وغيره و علمي تجربات و مشاهـدات اور مختلف عوارض كس طـرح دور هو سكتے هيں اس كي علمي عملي ثبوت -

ايـك سو ٣٢ صفحه كي كتاب

لا علاج كهنه بيمارياں - مثلاً كمزوري - هر طرح كے ضعف باه - عقر - بواسير - نواسير - ذيابيطس - درد گرده ضعف جگر كا شرطيه تهيكه پر علاج هوسكتا هے فارم تشخيص منگواؤ

پته حكيم غلام نبي زبدة الحكما مصنف رسالـه جواني ديواني - ذيابيطس نقرس درد گرده ضيق النفس وغيره لاهور موچي دروازه لاهور -

ايـك سنياسي مهاتما كے دو نادر عطيئه

حبوب مقوي ـــ جن اشخاص كي قوي زائل هوگئے هوں وه اس دوائي كا استعمال كريں - اس سے ضعف خواه اعصابي هو يا دماغي يا كسي اور وجه سے بالكل نيست نابود هو جاتا هے - دماغ ميں سرور ونشاط پيدا كرتي هے - تمام دلي دماغي اور اعصابي كمزوريوں كو زائل كر كے انساني ڈهانچه ميں معجز نما تغير پيدا كرتي هے - قيمت ٥٠ گولي صرف پانچ روپيه -

منجن دندان ـــ دانتوں كو موتيوں كيطرح آبدار بناتا هے - امراض دندان كا قلع قمع كرتا هے - هلتے دانتوں كو مضبوط كرتا هے - دانت نكلتے وقت بچے كے مسوڑهوں پر ملا جاے تو بچه دانت نهايت آساني سے نكالتا هے - منهه كو معطر كرتا هے - قيمت ايك ڈبيه صرف ٨ آنه -

ترياق اطفال ـــ تپ تلي كيليے اس سے بهتر شايد هي كوئي دوائي هوگي - تپ تلي كو بيخ و بن سے نابود كر كے بتدريج جگر اور قوي كي اصلاح كرتا هے - قيمت في شيشي ٣ روپيه ٥ آنه -

ملنے كا پته - جي - ايم - قادري اينڈ كو - شفاخانه حميديه منڈياله ضلع گجرات پنجاب

(۴) بموجب السوصهت جناب خان صاحب غلام حسین خان صاحب کو جو که همارے سلسله کے ایک پاک نفس رکن هیں - بیعت لینے کے لیے منتخب کیا گیا جو اتفاق راے سے پاس هوا -

(۵) سید حامد شاه صاحب کو جو سلسله کے ایک مهم پارسا اور متقي بزرگ هیں وه بهي کئي اتفاق راے سے اسکے مجاز قرار دیئے گئے -

(۶) ایسے هي خواجه کمال الدین صاحب بهي بیعت لینے کے منصب کے لیے معین کیے گئے -

(۷) چونکه بعض احباب نے بیان فرمایا هے که صاحبزاده صاحب نے احباب سلسله کو کہا هے که ترسیل زر انکے نام هونی چاهیے ' اور جس بات کي میر قاسم علي صاحب اڈیٹر الحق نے تصدیق فرمائي اسلیے اتفاق راے سے یه فیصله قرار پا یا که جبتک نتیجه ڈپوٹیشن سے اطلاع نه هو - ارکان انجمن مضامات سے روپیه ارسال نه کریں -

(۸) یه بهي اتفاق راے سے پاس هوا که در صورت انکار جناب صاحبزاده صاحب ممبران ڈپوٹیشن حضرات ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب مولوي محمد علي صاحب ایم اے - شیخ رحمت الله صاحب و ڈاکٹر سید محمد حسن شاه صاحب سے ملکر جو فیصله سلسله کے انتظام کے متعلق قرار دیں وه قوم کیلیے - واجب العمل سمجها جارے -

راقـــــــــم

سکریٹري مجلس توري لاهور

12 ## مشاهیر اسلام رعایتی قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله علیه ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۴) حضرت خواجه حافظ شیرازي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۵) حضرت خواجه شاه سلیمان تونسوي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۶) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۸) حضرت سرمد شهید ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انه رعایتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعایتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعایتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۴) حضرت شیخ بهاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنه رعایتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام غزالي ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنه رعایتي ۶ پیسه (۱۹) شمس العلما آزاد دهلوي ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انه (۲۳) رائٹ اریبل سید امیر علي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله علیه ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انه رعایتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۷] کرشن معظم ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۰] حضرت ابونجیب سهروردي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ انه رعایتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعایتي ۲ انه ۲ پیسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انه رعایتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعایتي ۶ پیسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ انه رعایتي ۱۰ پیسه [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنه - رعایتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنه رعایتي ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معین الدین چشتي ۵ - آنه - رعایتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شیر پلیونا اصلي قیمت ۵ آنه رعایتي ۲ آنه - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحه کي قیمت یک جا خرید کرنیـ صرف ۲ روپیه ۸ - انه - (۴۰) رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعایتي ۶ - انه (۴۱) آئینه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ۵ انه - رعایتي ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعایتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انه - رعایتي ۳ انه - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نهیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈیڑهه هزار صفحه کي تصوف کي لا جواب کتاب ۶ روپیه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیه ۸ انه [۴۷] رموزالاطبا هندوستان بهر کے تمام مشهور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معه انکي سینه به سینه اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هیں اب دوسرا ایڈیشن طبع هوا هے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي هے انکي نام بهي لکهدئے هیں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قیمت چهه روپیه هے اور رعایتي ۳ روپیه ۸ انه [۴۸] الجریان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۴۹] صابون سازی کا رساله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه -(۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد اُستاد کے انگریزي سکهانے والي سب سے بهتر کتاب قیمت ایک روپیه (۵۱) اصلي کیمیا گري یه کتاب سونے کي کان هے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسه - جسته بنانے کے طریقے درج هیں قیمت ۲ روپیه ۸ آنه

ملنے کا پته ـــ منیجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

مژده وصـــل

یعني عمل حب وبغض یه هر دو عمل ایک بزرگ کامل سے مجهکو عطا هوئي هیں لهذا بغرض رفاه عام نوٹس دیا جاتا هے اور خاکسار دعوی کے ساتهه عرض کرتا هے که جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب هونگے - هدیه هر ایک عمل بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپیه - ۴ آنه معه محصول ڈاک -

اسم اعظم ـــ یا بدوح یعني بیس کا نقش اس عمل کي زیاده تعریف کرنا فضول هے کیونکه یه خود اسم بااثر هے - میرا آزموده هے جو ۹
صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبهي خطا نکریگا اور یه نقش هر کام کیواسطے کام آتا هے هدیه بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپیه ۴ آنه معه محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حواله ضرور دینا چاهئے -
خادم الفقرا فیض احمد محله تلیسا جهانسي -

زنده درگور مریضوں کو خوشخبری

یه گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکهتي هیں ' زمانهٔ انحطاط میں جواني کي سي قوت پیدا کر دیتي هیں ' کیساهي ضعف شدید کیوں نهو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتی هیں ' اور همارا دعوی هے که چالیس روز حسب هدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم هوگي جو بیان سے باهر هے - ٹوٹتے هوے جسم کو دوباره طاقت دیکر مضبوط بناتي ' اور چهرے پر رونق لاتي هے - علاوه آسکے اشتها کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بهي عدیم النظیر هیں ' هر خریدار کو دوائي کے همراه بالکل مفت بعض ایسي هدایات بهي دیجاتي هیں ' جو بجاے خود ایک رسیلهٔ صحت هے - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول بذمه خریدار چهه شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیه ۸ آنه - ۴ آنه کا ٹکٹ بهیجدین آپکو نمونه کي گولیونکے ساتهه ساتهه راز بهي تحریر کیا جائیگا -

المشـــــتهر
منیجر کارخانهٔ حبوب کایا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکته